امام احمد رضا محدثِ بریلوی کے شہرۂ آفاق درود و سلام

کروروں دُرود
اور
لاکھوں سلام

(مع فرہنگ)

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی، مالیگاوں

نام کتاب	:	درود وسلامِ رضا مع فرہنگ
مؤلف	:	ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی (مالیگاؤں)
کمپوزنگ	:	ایس.آر گرافکس، مالیگاؤں
صفحات	:	40
سنہ اشاعت	:	2012ء
تعداد	:	ایک ہزار
طباعت	:	شارپ آفسیٹ پریس، مالیگاؤں
قیمت	:	دعاے خیر

.... **پبلشر** ....

ادارۂ دوستی

۸۴۲؍کمال پورہ، مالیگاؤں (ناسک) مہاراشٹر

انتساب

مذہبی دُنیا کی معروف علمی وروحانی شخصیت

ادبی دنیا کے ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ یافتہ مشہور فکشن رائٹر

شرفِ ملّت حضرت سید محمد اشرف میاں قادری برکاتی دام ظلہٗ العالی

(انکم ٹیکس کمشنر، دہلی)

کے نام

کہ جن کی شفقتیں، عنایتیں اور دعائیں میرے حوصلوں کو جِلا بخشتی ہیں

محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پسِ مطالعہ

امام احمد رضا قادری برکاتی محدثِ بریلوی نور اللہ مرقدہٗ (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ھ) کی شاعرانہ عظمتوں اور رفعتوں کا چرچا چار دانگِ عالم میں جاری و ساری ہے۔ دنیاے ادب کے قدآور محققین و ناقدین نے آپ کی شاعری پر گراں قدر خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی بلند و بالا شاعرانہ حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ کئی اسکالرز نے آپ کی شاعری پر پی ایچ ڈی اور ایم فل لیول کے مقالہ جات بھی تحریر کیے ہیں۔ اور آپ کے مجموعۂ کلام ''حدائقِ بخشش'' کی کئی شروحات بھی منظرِ عام پر آئی ہیں اور عشق و معرفت کے اس گنجینۂ حق کے عربی، انگریزی، بنگلہ، ملیالم، سندھی وغیرہ زبانوں میں منظوم و منثور تراجم بھی منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکے ہیں۔

امام احمد رضا کے نعتیہ کلام پوری دنیا میں مشہور و معروف اور اہلِ محبت کے لیے فروسِ گوش بنے ہوئے ہیں۔ آپ کے کلامِ بلاغت نظام میں...... ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ......سب سے اولا و اعلا ہمارا نبی......لم یاتِ نظیرک فی نظرٍ......کعبہ کے بدرالدجیٰ تم پہ کروروں دُرود...... چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے......اور......واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا'' وغیرہ کو جو شہرتِ دوام حاصل ہے وہ کسی دوسرے شاعر کے کلام کو شاذ ہی میسر آئی ہوگی۔

امام احمد رضا کے شہرۂ آفاق دُرود و سلام ...... ''کعبہ کے بدرالدجیٰ تم پہ کروروں دُرود'' ...... اور ...... ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' ایک عرصہ سے ہماری فضاؤں میں عقیدت و محبت کا نورِ بصیرت گھول رہے ہیں۔ آج دنیا کے کونے کونے میں امام احمد رضا بریلوی کا یہ قصیدۂ سلامیہ بلا لحاظِ زبان و علاقہ ذوق و شوق کے ساتھ سنا اور پڑھا جا رہا ہے۔ مولانا کوثر نیازی (پاکستان) کے نزدیک اذان کے بعد فضاے ارضی پر سب سے زیادہ گونجنے والا نغمہ ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' ہی ہے۔ بہ قول پروفیسر یوسف سلیم چشتی:

> ''ہندو پاک میں شاید ہی کوئی عاشقِ رسول ایسا ہوگا، جس نے اس سلام کے دو چار شعر حفظ نہ کر لیے ہوں، بلا شبہ یہ سلام سلاست، روانی، تسلسل، شاعرانہ حُسن کاری اور والہانہ پن کی وجہ سے اردو کا سب سے اچھا سلام ہے۔''
>
> (ندائے حق، جون پور، ص۴)

اسی طرح امام احمد رضا کے خامۂ مُشک بار سے نکلا ہوا قصیدۂ دُرودیہ ''کعبہ کے بدرالدجیٰ تم پہ کروروں دُرود'' بھی سلام ہی کی طرح عوام وخواص میں یک ساں مقبویت کا حامل ہے۔ اہلِ عقیدت ومحبت ان دونوں کلام کو گنگناتے ہوئے کیف وسرور اور ایک عجیب طرح کی لذت سے سرشار ہوجاتے ہیں۔ یوں تو حدائقِ بخشش کی کئی شروحات منظر عام پر آچکی ہیں اور سلامِ رضا کی ایک شرح مرتبہ مفتی محمد خان قادری بھی مارکیٹ میں دست یاب ہے۔ ایک مرتبہ ناچیز کے ذہن میں یہ بات آئی کہ سلامِ رضا، درودِ رضا، قصیدۂ معراجیہ، قصیدۂ نوریہ اور اعلاحضرت کے دیگر مشہورِ زمانہ اردو کلام کو مع فرہنگ ترتیب دے کر شائع کیا جائے تاکہ ان کی معنویت سے اہلِ محبت مزید مستفیض ہوسکیں۔

بعض مخلص احباب کی حوصلہ افزائی کے سبب اس کام کی طرف طبیعت مائل ہوئی اور اس وقت اعلاحضرت کے شہرۂ آفاق دُرود وسلامِ رضا ''کعبہ کے بدالدجیٰ تم پہ کروروں دُرود'' اور ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' مع فرہنگ آپ حضرات کے ہاتھوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ اس میں مشکل الفاظ کے معنی کے ساتھ ساتھ اگر کسی شعر میں محض معنی لکھنے سے شعری اظہار کی تفہیم بہ آسانی نہیں ہوسکتی تھی تو اس شعر کا مفہوم بہ قدر ضرورت تحریر کردیا گیا ہے۔ ایک لفظ کے اگر کئی معنی لکھے گئے ہیں تو اس میں علامت (/) کا استعمال کیا گیا ہے اور ایک لفظ کے معنی کے بعد دوسرے لفظ کے معنی علامت (......) سے ممتاز کر کے درج کیے گئے ہیں۔ عربی مصرعوں کی ترجمانی اور منطق وغیرہ کی اصطلاحات کی فہمایش میں میرے برادرِ اصغر مولانا محمد رضا مرکزی نے تعاون کیا، ان کے لیے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ انھیں علم وعملِ نافع کی دولت سے نوازے (آمین)۔

ناچیز کو اپنی کم فہمی اور علمی بے مایگی کا مکمل احساس ہے، کوشش کی گئی ہے کہ دونوں کلام کے مشکل الفاظ کے معنی صحیح طور پر پیش کیے جائیں پھر بھی بشری تقاضے کے تحت غلطیاں ضرور راہ پا گئی ہوں گی اس لیے اہلِ دانش وبینش سے مؤدبانہ عرض ہے کہ ازراہِ شفقت ومحبت نشان دہی فرمائیں نوازش ہوگی۔

(ڈاکٹر) محمد حسین مُشاہد رضوی، مالیگاؤں،

۱۴؍ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ/ ۱۵؍ اگست ۲۰۱۱ء بروز پیر

دُرودِ رضا پر ایک نظر

کعبہ کے بدرالدجیٰ تم پہ کروروں دُرود

امام احمد رضا محدثِ بریلوی کا تحریر فرمودہ یہ قصیدۂ دُرودیّہ اردو زبان وادب کا ایک شاہ کار قصیدہ ہے۔ جو کہ صنعتِ مرصّعہ میں قلم بند کیا گیا ہے۔ صنعتِ مرصّعہ اس صنعت کو کہتے ہیں کہ نظمِ مسلسل یا قصیدہ میں مطلع یا حُسنِ مطلع کے بعد کم از کم اٹھائیس اشعار اس طرح نظم کیے گئے ہوں کہ ہر شعر کے پہلے مصرع کے آخر میں حروفِ تہجی کا بالترتیب ایک حرف آئے اور حرف ''الف'' سے شروع ہو کر ''ی'' پر ختم ہو۔ امام احمد رضا کا صنعتِ مرصّعہ میں لکھا گیا شعری وفنی محاسن سے لبریز، سلاست و روانی اور لفظ و معنی کا نگار خانۂ رقصاں یہ کلام بحرِ بسیط مثمن مطوی مذال (مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلات) میں کل ۵۹/اشعار پر مشتمل ہے۔ جس میں اعلاحضرت امام احمد رضا بریلوی نے ''الف'' سے ''ی'' تک حروفِ تہجی کا التزام بڑی ادیبانہ مہارت اور حُسن کاری سے اس طرح کیا ہے کہ ہر شعر کے پہلے مصرع میں دو ہم قافیہ فقرے قلم بند کیے ہیں مثلاً۔

ذات ہوئی انتخاب، وصف ہوئے لاجواب   نام ہوا مصطفیٰ، تم پہ کروروں دُرود

اس طرح پورے قصیدے میں حروفِ تہجی کے کل حروف کے استعمال کی تفصیل ذیل میں خاطر نشین فرمائیں۔

حروف	اشعار کی تعدا	حروف	اشعار کی تعدا
الف	۷	ب	۲
ت	۲	ث	۲
ج	۱	ح	۲
خ	۱	د	۱
ذ	۱	ر	۵
ز	۱	س	۱
ش	۱	ص	۱

ض	ا	ط	ا
ظ	ا	ع	ا
غ	ا	ف	ا
ق	ا	ک	ا
ل	ا	م	۷
ن	۶	و	۳
ہ	۲	ی/ے	۱/۳

سلامِ رضا کی طرح امام احمد رضا کے کلکِ فیض بار سے نکلا ہوا یہ قصیدۂ درودیہ بھی اہلِ محبت و یقین کی محفلوں میں بے پناہ مقبول ہے، لوگ اسے مختلف ترنم اور لب و لہجے میں گنگناتے ہیں تو روح وجد کر اٹھتی ہے۔ اس کے ایک ایک شعر سے امام احمد رضا کی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مخلصانہ عقیدت و محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں کروروں دُرود کا نذرانہ پیش کرنے میں جس شاعرانہ اور ادیبانہ مہارت کا ثبوت دیا ہے وہ آپ کی قادرالکلامی کی بین دلیل ہے اس قصیدہ میں آپ نے علمی مصطلحات، قرآنی تلمیعات، استعارات، تشبیہات، تلمیحات، پیکرات، ترکیبات، محاورات، صنائع لفظی و معنوی وغیرہ شعری محاسن کو بھی استعمال فرمایا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ امام احمد رضا محدثِ بریلوی نے اپنے عشقِ رسول کے اظہار کے لیے نعت گوئی کو بہ طورِ وسیلہ برتا ہے لیکن جذباتِ عشق کی والہیت کے ساتھ ساتھ اسلوبیاتی اور فنی سطح پر بھی آپ کے کلام بلاشبہ اردو کے ممتاز، قد آور اور صفِ اول کے شعرا میں نمایاں حیثیت کا استحقاق رکھتے ہیں۔

امام احمد رضا کا یہی شاعرانہ وصف آپ کے دیگر کلام کی طرح قصیدۂ درودیہ میں بھی اپنی پوری شان و شوکت اور آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ اس کلام میں پائی جانے والی بلا کی نغمگی اور موسیقیت قاری و سامع کو اپنی گرفت میں لے کر کیف آگیں جذبات و احساسات سے ہم کنار کرتی ہے۔ آیندہ صفحات میں دُرودِ رضا کے مشکل الفاظ کے معنی و مطلب درج کیے جارہے ہیں تا کہ اس کلامِ بلاغت نظام سے اہلِ محبت مکمل طور پر مستفیض ہوسکیں۔

☆

کعبہ کے بدرالدجیٰ تم پہ کروروں دُرود (ا)	طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں دُرود
شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرود	دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں دُرود
جان و دلِ اصفیا تم پہ کروروں دُرود	آب و گِلِ انبیا تم پہ کروروں دُرود
لائیں تو یہ دُوسرا دو سَرا جس کو ملا	کوشکِ عرش و دنا تم پہ کروروں دُرود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا	جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں دُرود
طور پہ جو شمع تھا چاند تھا ساعیر کا	نیّرِ فاراں ہوا تم پہ کروروں دُرود
دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا	سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں دُرود
ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب (ب)	نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروروں دُرود

کعبہ: مکۂ مکرمہ میں اہلِ اسلام کے مقدس و متبرک مقام کا نام جہاں ہر سال فریضۂ حج ادا ہوتا ہے
بدرالدجیٰ: بدرِ کامل/ چودھویں رات کا چاند
طیبہ: مدینۂ منورہ کا ایک نام
شمس الضحیٰ: روشنیاں بکھیرنے والا/ چاشت کا سورج
شافع: گناہوں کی معافی کرانے والا
روزِ جزا: حساب کا دن
دافع: دور کرنے والا
جملہ: تمام......دافعِ جملہ بلا: تمام بلاؤں کو دور کرنے والا
اصفیا: صفی کی جمع/ برگزیدہ لوگ/ چنے ہوئے لوگ
جان و دلِ اصفیا: برگزیدہ اور پاک باطن لوگوں کی جان اور دل
آب: پانی......گِل: مٹی
انبیا: نبی کی جمع
دُوسرا: گنتی میں دوسرے نمبر کا
دوسَرا: دو جہاں
کوشک: محل/ اونچی اور بلند و بالا عمارت
عرش: اللہ تعالیٰ کی جلوہ گاہ (آٹھواں آسمان)
دنا: اللہ تعالیٰ کے قربِ خاص کی منزل
غیب: پوشیدہ/ غیر موجود/ چھپی ہوئی
نہاں: چھپا
بھلا: اچھا
طور: وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام رب عزوجل سے ہم کلام ہوئے
شمع: چراغ
ساعیر: تنور؟؟؟؟؟؟؟؟ (کوہِ مسیح علیہ السلام)
نیّر: سورج......فاراں: مکۂ معظّمہ کے ایک پہاڑ کا نام (نیرِ فاراں سے مراد آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم)
کف: تلوا......پا: پاوں......چاند سا: چاند کے جیسا
ذرا: تھوڑی دیر کے لیے
ذات: شخصیت
انتخاب: پسندیدہ
وصف: خوبی/ خصلت......لاجواب: بے نظیر/ بے مثل
مصطفیٰ: برگزیدہ، چنا ہوا، منتخب، افضل و اعلا

غایت وعلّتِ سبب بہ ہر جہاں تم ہو سب — تم سے بَنا تم بِنا تم پہ کروروں دُرود
تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات — (ت) اصل سے ہے ظِل بندھا تم پہ کروروں دُرود
مغز ہو تم اور پوست اور ہیں باہر کے دوست — تم ہو درونِ سرا تم پہ کروروں دُرود
کیا ہیں جو بے حد ہیں لَوث تم ہو غیث اور غوث — (ث) چھینٹے میں ہوگا بھلا تم پہ کروروں دُرود
تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث — تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں دُرود
وہ شبِ معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج — (ج) کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروروں دُرود
نُحتَ فلاحَ الفَلاح رُحتَ فَراحَ المَراح — (ح) عُد لِیَعوُدَ الھَنَا تم پہ کروروں دُرود
جانِ و جہانِ مسیح داد کہ دل ہے جریح — نبضیں چھٹیں دَم چلا تم پہ کروروں دُرود

غایت: انجام......علّت: وجہ/سبب
بہ ہر جہاں: تمام جہانوں کے لیے
بَنا: با پرزبر بہ معنی بنانا/تعمیر کرنا
بِنا: با پرزیر بہ معنی بنیاد (ساری مخلوق کی تخلیق کا سبب اور کائنات کی اصل و بنیاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات ہے اور ساری مخلوق آپ ہی کے نور سے بنی ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے نور سے بنے ہیں)
جہاں: دنیا......حیات: زندگی
ثبات: قائم رہنا/استقلال/قرار
اصل: بنیاد/جڑ......ظِل: سایا
بندھا: جکڑا ہوا/مقرر......مغز: گودا...... پوست: چھلکا
دوست: رازدار/ساتھی......درون: اندر
سَرا: گھر/مکان (آپ ﷺ ہی اصل اور مغز ہیں اور باقی سارا جہاں چھلکے کے مانند ہے اور سب باہر والے ہیں جب کہ آپ ﷺ اندر کے رازدار یعنی {واقفِ رازہائے خداوندی} ہیں)
بے حد: بے حساب/بے شمار/ان گنت
لَوث: ملاوٹ/آمیزش/آلودگی/داغ/لالچ
غیث: بارش......غوث: مددگار...... بھلا: فائدہ

حفیظ: حفاظت کرنے والا......مغیث: مددگار
خبیث: ناپاک/کمینہ......خوف: ڈر
شب: رات......معراج: مرتبۂ بلند/رسول اللہ ﷺ کا آسمانوں سے اوپر جانا اور تجلیاتِ الٰہی کا مشاہدہ فرمانا
راج: حکومت......صف: قطار
محشر: میدانِ حشر/قیامت
تاج: ایک خاص قسم کی شاہی ٹوپی
نُحتَ: خالص......فلاح الفلاح: مکمل کامیابی
رُحتَ: آپ کی آمد......فراح المراح: خوشیاں
عُد: شمار کر......لِیَعُو دَالھَنا: وہ یہاں تشریف لائیں
(آپ ﷺ سراپا رحمت وعافیت ہیں جب آپ اس کائنات میں جلوہ گر ہوئے تو سارا جہاں مہک اٹھا اور خوشیوں سے جھوم اٹھا اب بھی آپ کی آمد کے لیے ہم ایک ایک لمحہ گن رہے ہیں کہ کب آپ کی سواری ادھر سے گذرے)
مسیح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب جو بہ طورِ معجزہ مردوں کو زندہ فرمادیتے تھے (جانِ و جہانِ مسیح مراد زندگی دینے والے کی جان)......داد: فریاد......جریح: زخمی......
نبضیں چھٹیں: نبض کی حرکت بند ہوئی (محاورہ)
دم چلا: روح نکلنے لگی

اُف وہ رہِ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ (خ) اے مرے مُشکل کُشا تم پہ کروروں دُرود
تم سے کھلا بابِ جود تم سے ہے سب کا وجود (د) تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروروں دُرود
خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہوں اور تم ملاذ (ذ) آگے جو شہ کی رضا تم پہ کروروں دُرود
گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفوّ و غفور (ر) بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں دُرود
مہرِ خدا نور نور دل ہے سیہ دن ہے دور شب میں کرو چاندنا تم پہ کروروں دُرود
تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر کھول دو چشمِ حیا تم پہ کروروں دُرود
چھینٹ تمہاری سحر چھوٹ تمہاری قمر دل میں رچا دو ضیا تم پہ کروروں دُرود
تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور لِم ہے یہ اِن ہُوا تم پہ کروروں دُرود
بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز (ز) ایک تمہارے سِوا تم پہ کروروں دُرود

اُف: رنج کے اظہار کے لیے استعمال کیا جانے والا لفظ
رہ: راستہ......سنگلاخ: پتھریلی زمین
آہ: افسوس/حیف...... پا: پاؤں/پیر
شاخ شاخ: ٹکڑے ٹکڑے
مشکل کُشا: مصیبت دور کرنے والے
باب: دروازہ......جود: بخشش/سخاوت
وجود: زندگی/حیات......بقا: باقی رہنا
خستہ: بدحال/زخمی......معاذ: جاے پناہ
بستہ: بندھا ہوا......ملاذ: ٹھکانہ......شہ: آقا/بادشاہ
بے حد: بہت زیادہ......قصور: گناہ
عفو: بہت زیادہ معاف کرنے والا
غفور: بہت زیادہ بخشنے والا......بخش: معاف
جرم: گناہ......خطا: غلطی/لغزش......مہر: سورج
نور: روشنی......سیہ: کالا......شب: رات
چاندنا: صبحِ صادق کا اجالا/روشنی
شہید: گواہ......بصیر: دیکھنے والا......گنہ: گناہ
دلیر: بے باک......چشم: آنکھ......حیا: شرم

چھینٹ: چند قطرے......سحر: صبح
چھوٹ: تجلّی/کرن......قمر: چاند
رچا: کسی شَے کا دل میں رچ بس جانا (محاورہ)
ضیا: روشنی......ظہور: ظاہر ہونا
لِم: علّت و سبب...... اِن: تخلیق/اگر (لِم اور اِن یہ منطق کی اصطلاحات ہیں علّت سے معلول پر دلیل لائیں تو اسے برہانِ لِمّی کہتے ہیں اور معلول سے علّت پہ دلیل لائیں تو اسے برہانِ اِنّی کہتے ہیں - اس شعر میں اعلا حضرت علمِ منطق کی مصطلحات کا استعمال کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اے میرے پیارے نبی ﷺ آپ تو وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف بھی آپ ہی کے حوالے سے فرمایا ہے-ھوالذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ و دین الحق -اور آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دنیا میں ظاہر فرمایا گویا آپ اللہ تعالیٰ کی برہانِ لِمّی ٹھہرے اور اللہ تعالیٰ آپ کی برہانِ اِنّی ہے)
بے ہنر: نکما/جس میں کوئی خوبی یا کمال نہ ہو
بے تمیز: بے ادب......عزیز: پیارا......سوا: علاوہ

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس (س) بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں دُرود

طارمِ اعلا کا عرش جس کفِ پا کا ہے فرش (ش) آنکھ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں دُرود

کہنے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خلاص (ص) بند سے کردو رہا تم پہ کروروں دُرود

تم ہو شفاے مرَض خلقِ خدا خود غرَض (ض) خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروروں دُرود

آہ وہ راہِ صراط بندوں کی کتنی بساط (ط) المدد اے رہِ نُما تم پہ کروروں دُرود

بے ادب و بد لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ (ظ) عفو پہ بھولا رہا تم پہ کروروں دُرود

لوتہِ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روز جمع (ع) آندھیوں سے حشر اٹھا تم پہ کروروں دُرود

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ (غ) طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروروں دُرود

گیسو و قد لام الف کردو بَلا منصرف (ف) لا کے تہِ تیغِ لَا تم پہ کروروں دُرود

آس: امید...... پاس: نزدیک/قریب

آسرا: سہارا...... طارمِ اعلا: ملاے اعلا/اوپر والی جگہ

عرش: اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ...... کف: تلوا...... پا: پیر/پاؤں

فرش: زمین...... ذرا: تھوڑا

عام: معمولی...... خاص: اونچے درجے کے لوگ

خلاص: آزادی/رہائی...... بند: قید...... رہا: آزاد

شفاے مرَض: بیماری سے نجات دینے والے

خلقِ خدا: لوگ/مخلوق

خود غرَض: لالچی/مطلب پسند...... حاجت: ضرورت

آہ: افسوس/حیف...... راہ: راستہ

صراط: پُل صراط...... بساط: طاقت/قوت

المدد: مدد فرمایئے...... رہِ نُما: راستہ دکھانے والے

بدلحاظ: بے تمیز...... حفاظ: حفاظت

عفو: معافی/بخشش...... تہِ: نیچے...... شمع: چراغ

آندھیوں: طوفانوں

حشر اٹھنا: قیامت بپا ہونا/سخت پریشانی ہونا (محاورہ)

داغ داغ: زخموں سے چور...... باغ باغ: کھلا ہوا

صبا: صبح کو چلنے والی ٹھنڈی ہوا

گیسو: بال...... قد: جسم کی لمبائی/قامت

لام الف: حروفِ تہجی کے دو حروف (آپ ﷺ کے گیسوے عنبریں "لام" ہیں اور قدِ رعنا "الف" کی طرح بالکل سیدھے ہیں)...... بَلا: مصیبت

مُنصرف: نہ پھرنے والا (علم نحو میں جس کے اندر منع صرف کے نو اسباب میں سے دو اسباب پائے جائیں یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو اسباب کے برابر ہو)

تہِ: نیچے...... تیغ: تلوار/شمشیر (اس شعر میں امام احمد رضا نحو کے قاعدے منصرف کا استعمال کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے گیسو و قد کو لام اور الف کہہ رہے ہیں ان دونوں حروف کو ملائیں تو "لا" بن جاتا ہے جو یہ بتا رہا ہے کہ آپ ﷺ بلاؤں اور مصیبتوں کو ٹالنے والے ہیں یا رسول اللہ! ان مصائب و آلام کو اپنی "لا" کی تلوار کے نیچے لائیں تا کہ ان کا سر قلم ہو جائے)

تم نے بہ رنگِ فلق جیبِ جہاں کر کے شق	(ق)	نور کا تڑکا کیا تم پہ کروروں دُرود	
نوبتِ در ہیں فلک خادمِ در ہیں ملک	(ک)	تم ہو جہاں بادشا تم پہ کروروں دُرود	
خَلق تمہاری جمیل خُلق تمہارا جلیل	(ل)	خَلق تمہاری گدا تم پہ کروروں دُرود	
طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رُسل کے امام	(م)	نوشۂ مِلکِ خدا تم پہ کروروں دُرود	
تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام		تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں دُرود	
تم ہو جواد و کریم تم ہو روف و رحیم		بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروروں دُرود	
خَلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم		تم سے مِلا جو مِلا تم پہ کروروں دُرود	
نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم		تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروروں دُرود	

فلق: صبحِ صادق کی سفیدی
جیب: گریباں
شق: پھٹ جانا......نور کا تڑکا: صبحِ صادق/سویرا (محاورہ)
نوبت: نقارہ......در: دروازہ
فلک: آسمان
خادم: نوکر......مَلک: فرشتے
جہاں بادشا: دنیا بھر کے فرماں روا
خَلق: پیدائش......جمیل: خوب صورت/عمدہ
خُلق: عادت، اَخلاق کا واحد
جلیل: بزرگ/ مقام و مرتبہ والا
خَلق: مخلوق......گدا: غلام
طیبہ: مدینۂ منورہ کا نام
ماہِ تمام: مکمل چاند/ چودھویں کا چاند
جملہ رُسل: تمام رسول
امام: پیشوا......نوشہ: دولہا
مِلکِ خدا: خدا کی ملکیت
نظام: حُسنِ ترتیب......ثنا: تعریف و توصیف

جوّاد: بڑا سخی......کریم: بہت کرم فرمانے والے
روف و رحیم: مہربان اور رحم کرنے والے
داتا: دینے والا/ سخی
خَلق: مخلوق
حاکم: حکومت کرنے والے
رزق: روزی روٹی
قاسم: تقسیم کرنے والے
نافع: فائدہ دینے ولا
دافع: دور کرنے ولا
شافع: شفاعت فرمانے والے
رافع: بلند کرنے والا
افزوں: اوپر/ زیادہ شان اور مرتبے والا
شافی: شفایاب کرنے وال
نافی: دور کرنے اور ٹالنے والا
کافی: کفیل/ کفالت کرنے ولا
وافی: پورا پورا عطا کرنے والا
درد: تکلیف......دوا: علاج

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم ۔۔۔ درد کو کردو دَوا تم پہ کروروں دُرود
جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام ۔۔۔ مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرود
مَظہرِ حق ہو تمہیں مُظہرِ حق ہو تمہیں (ن) ۔۔۔ تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروروں دُرود
زور دہِ نارساں تکیہ گہِ بے کساں ۔۔۔ بادشہِ ماورا تم پہ کروروں دُرود
برسے کرم کی بھرن پھولے نِعَم کے چمن ۔۔۔ ایسی چلا دو ہَوا تم پہ کروروں دُرود
کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بےبس ہوں میں ۔۔۔ تم ہو مَیں تم پر فدا تم پہ کروروں دُرود
گندے نکمے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین ۔۔۔ کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں دُرود
باٹ نہ در کے کہیں گھاٹ نہ گھر کے کہیں ۔۔۔ ایسے تمہیں پالنا تم پہ کروروں دُرود
ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ (و) ۔۔۔ ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروروں دُرود

خلد: جنت
حرام: ناجائز/ممنوع
مِلک: دولت
مَظہرِ حق: اللہ تعالیٰ کی شان آپ ﷺ سے ظاہر ہوتی ہے (اسمِ ظرف)
مُظہرِ حق: اللہ تعالیٰ کی شان کو ظاہر کرنے والے (اسمِ فاعل)
ظاہر: عیاں
زور دہِ: طاقت دینے والے
نارساں: کم زور/بے سہارا
تکیہ گہِ: بھروسہ کی جگہ/ پناہ گاہ/ جاے امید
بے کساں: کنگال/مفلس
بادشہِ ماورا: لامکاں کے بادشاہ (اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضور انور ﷺ کی حکومت و بادشاہی مخلوق کی سمجھ سے بلند و بالا ہے)
کرم: مہربانی/فضل/لطف
بھرن: تیز بارش/لگن کی طرح کا ایک برتن جس میں رکھ کر میواتی راجا اپنی رعایا کو انعام و اکرام دیا کرتے تھے
نِعَم: نعمت کی جمع/انعامات
بے کس: کم زور
بے بس: مجبور......فدا: قربان
کمین: کمینے/کم ظرف/گھٹیا/
کوڑی: معمولی سکہ
مہنگے: زیادہ دام والے
کوڑی کے تین: نہایت سستا
باٹ نہ در کے کہیں: کہیں کے نہ ہونا (محاورہ)
گھاٹ نہ گھر کے کہیں: ناکارہ (محاورہ)
ایسوں: اس طرح کے لوگوں (یہاں چند اشعار معنوی اعتبار سے باہم مربوط ہیں)
نعمت: عمدہ اور لذیذ
شربت: پینے والی میٹھی سیال شَے
غذا: خوراک/کھانا
غوطہ: پانی میں ڈبکیاں کھانا
عطا: انعام/بخشش

گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو ایسوں پر ایسی عطا تم پہ کروروں دُرود
اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں دُرود
کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ (ہ) تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں دُرود
کردو عدو کو تباہ حاسدوں کو رو بہ راہ اہلِ وِلا کا بھلا تم پہ کروروں دُرود
ہم نے خطا میں نہ کی تم نہ عطا میں نہ کی (ی) کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں دُرود
کام غضب کے کیے اس پہ ہے سرکار کے (ے) بندوں کو چشمِ رضا تم پہ کروروں دُرود
آنکھ عطا کیجیے اس میں ضیا دیجیے جلوہ قریب آ گیا تم پہ کروروں دُرود
کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروروں دُرود

خطاوار: قصوروار/ گناہ گار
دامن: پناہ...... بھلا: اچھائی
گناہ: مذہبی احکام کے خلاف عمل/ جرم/ خطا
پناہ: سہارا/ آسرا/ ٹھکانہ
دامن: پناہ
عدو: دشمن
تباہ: برباد
حاسد: حسد کرنے والا/ بدخواہ/ جلن رکھنے والا
رو بہ راہ: سیدھے راستے پر
اہلِ وِلا: محبت کرنے والے/ دوست/ احباب
بھلا: اچھائی
خطا: جرم/ غلطی/ کوتاہی/ قصور
عطا: انعام/ بخشش

سرورا: اے سردار
کام: اس شعر میں مراد خطائیں
غضب کے: بہت بُرے اور غصہ دلانے والے
چشمِ رضا: راضی ہونے کی امید
ضیا: روشنی
جلوہ: نظارا/ دیدار
راضی: خوش/ مطمئن
ٹھیک: درست
رضا: رضی ہونا/ مطمئن ہونا (اعلاحضرت امام احمد رضا کا تخلص ''رضا'' اس شعر کے میں آپ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں کروروں دُرود بھیجتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ یا رسول اللہ! دین و مذہب کا ایسا کام مجھ سے لیجیے کہ میرا نام یعنی ''رضا'' اسمِ بامسما ہوجائے)

تقریبِ فرہنگِ سلامِ رضا

اسلامی دنیا کی قد آور شخصیات میں امام احمد رضا محدثِ بریلوی کی ذات پر جتنا زیادہ کیچڑ اچھالنے کی سعیِ نامشکور کی گئی ہے، وہ مخالفانہ اور معاندانہ روش کے تمام تر ریکارڈز کو توڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔

امام احمد رضا جیسے عاشقِ صادق نے اپنے پیارے نبی مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں اردو زبان کا جو طویل ترین والہانہ سلام پیش کیا ہے اس پر بھی جاہلانہ اور احمقانہ اعتراضات ایک مخصوص طبقۂ فکر کی جانب سے مسلسل جاری ہیں۔ حیرت و استعجاب کی بات تو یہ ہے کہ اس سلام پر اعتراض کرنے والے باضابطہ کسی نہ کسی ''دارالعلوم'' کے فارغ التحصیل ہیں۔

سلامِ رضا سے متعلق جو گم راہ کن پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے اس کا خلاصہ مخالفین کے بہ قول یہ ہے کہ: ''امام احمد رضا بریلوی نے یہ سلام اپنے بیٹے مصطفیٰ رضا نوری بریلوی اور اپنی زوجہ رحمت بیگم کے لیے قلم بند کیا ہے۔'' جاننا چاہیے کہ سلامِ رضا پر لگایا جانے والا یہ جاہلانہ الزام نہ صرف جاری صدی بل کہ تاریخِ عالم کے بڑے بڑے جھوٹوں میں سے ایک بہت بڑا جھوٹ ہے۔ امام احمد رضا محدثِ بریلوی کی زوجۂ محترمہ کا نام ''ارشاد بیگم'' تھا، جو آپ کی پھوپھی زاد تھیں اور جناب فضل حسن صاحب کی دخترِ نیک اختر۔

امام احمد رضا بریلوی کے اس شہرۂ آفاق سلام کو پڑھنے کے بعد یقیناً ہر منصف مزاج شخص معترضین کی جہالت اور لاعلمی کے تعلق سے یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ اس مقام پر حیرت بھی محوِ حیرت ہو کر ''تماشائے عالم نما جاہلاں'' دیکھ رہی ہوگی۔ اگر اس قسم کی بے سروپا باتیں پھیلانے والے افراد کو علم و فن سے ذرّہ بھر بھی حصہ ملا ہوتا تو وہ ایسے احمقانہ اعتراضات ہرگز نہ کرتے، لیکن بُرا ہو بغض وعناد کا جو اچھے اچھوں کو اُس پست مقام تک ڈھکیل دیتا ہے جہاں پہنچ کر اُن سے اچھائی کی امید ہی نہیں کی جاسکتی۔

ایک مرتبہ اسی قسم کا اعتراض مالیگاؤں جیسے اردو زار شہر کے اردو میں ''پی. ایچ' ڈی.'' جیسی باوقار ڈگری یافتہ ایک استاذ نے بھی کیا، جو کہ یہاں کی ایک مشہور اسکول میں مدرس بھی ہیں اور خیر سے کئی کتابوں کے مصنف اور مترجم بھی۔ موصوف کی باتوں نے مجھے بری طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیا، محترم ڈاکٹر موصوف کے ساتھ ہوئی گفتگو کے دوران شہر ہی کے ایک دوسرے ڈاکٹر بھی موجود تھے۔ اسی حادثے سے متاثر ہو کر ''فرہنگِ سلامِ رضا'' کی ترتیب کی تقریب عمل میں آئی۔ امید ہے کہ منصف مزاج قارئین اس قسم کے بے بنیاد اور دروغ گوئی پر مبنی اعتراضات پر کان نہ دھرتے ہوئے معترضین کو سچائی سے آگاہ فرمائیں گے۔

سلامِ رضا پر ایک نظر

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا محدثِ بریلوی کا مرقومہ سلام ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' عوام و خواص میں بے پناہ مقبول ہے۔ اس سلام میں آپ نے نبوت و رسالت کے اوصاف، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتبِ عالیہ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سراپاے مبارک کو شاعرانہ حُسن و خوبی، عاشقانہ وارفتگی اور عالمانہ وجاہت و شوکت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ہر شعر میں ایک خوب صورت اور اچھوتی تراکیب اور دل کش استعارہ سازی سے کام لیا ہے۔ ''مصطفیٰ جانِ رحمت'' یہی ایک ترکیب اپنے آپ میں ایسی جدت وندرت رکھتی ہے کہ ایسی ترکیب کسی دوسرے شاعر کے یہاں باوجود تلاش و تفحص نہیں ملتی۔ اس ترکیب کو پڑھنے کے بعد بے ساختہ دل سے سبحان اللہ! کی داد نکلتی ہے۔ المختصر یہ کہ سلامِ رضا آقاے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع منظوم سیرت نامہ ہے۔

اعلاحضرت نور اللہ مرقدہٗ کا یہ شہرۂ آفاق سلام بحرِ متدارک مثمن سالم/مسکن (فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن/ فاعلان) میں کل ۱۷۱/اشعار پر مشتمل اردو زبان کا سب سے طویل سلام ہے۔ جس کے ایک ایک شعر میں زبان و بیان، سوز و گداز، معارف و حقائق، سلاست و روانی، قرآن و حدیث اور سیرتِ طیبہ کے جو رموز و اسرار موج زن ہیں وہ امام احمد رضا کی انفرادی شاعرانہ حیثیت کو نمایاں کرتے ہوئے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی والہانہ وارفتگی کا اظہار یہ بھی ہیں۔ اس سلام کی دیگر خصوصیات میں ایک نمایاں خصوصیت اس کی حسین و جمیل ترتیب ہے۔ شرح سلامِ رضا صفحہ ۵۷ سے اس کی حُسنِ ترتیب کا خاکہ خاطر نشین فرمائیں :

''(۱) پہلے تیس اشعار میں حضور علیہ السلام کے خصائص، کمالات اور معجزات کے ساتھ ساتھ اس بات کو واضح کیا ہے کہ آپ کی ذات اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے اور آپ کا وجودِ مسعود بے مثل اور ہر شَے کے وجود کی علّت و سبب ہے۔

(۲) اکتیسویں شعر سے اکیاسی شعر تک آپ کے سراپا کا بیان ہے جس میں ہر ہر عضو، اس کی اہم

خصوصیت اور اس کے حسن و جمال اور برکات کا تذکرہ ہے۔
(۳) بیاسی تا نوے میں آپ کی ولادتِ باسعادت، بچپن، رضاعت، رضاعی والدہ، رضاعی بھائی بہنوں کے ساتھ تعلقات کا بیان کیا ہے۔
(۴) اکیانوے تا ننانوے کا حصہ خلوت و ذکر و فکر، بعثتِ مبارکہ، شانِ سطوت اور غلبۂ دین پر مشتمل ہے۔
(۵) سو تا ایک سو چار میں آپ کی غزوات میں شرکت اور جرأت و بہادری کا ذکر ہے۔
(۶) ایک سو پانچ سے ایک سو سترہ تک کا حصہ خاندانِ نبوی اور گلشنِ زہرا کی خوش بو سے مہک رہا ہے۔
(۷) ایک سو اٹھارہ تا ایک سو چھبیس آپ کی ازواجِ مطہرات کے درجات و کمالات پر مبنی ہے۔
(۸) ایک سو ستائیس تا ایک سو تینتالیس صحابہ، خلفاے راشدین اور عشرۂ مبشرہ کی خدمت میں سلام ہے۔
(۹) ایک سو چوالیس تا ایک سو انچاس میں تابعین، تبع تابعین اور تمام آلِ رسول پر سلام ہے۔
(۱۰) ایک سو پچاس اور ایک سو اکیاون، ان دو اشعار میں اربعہ ائمہ امامِ اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مبارک تذکرہ ہے۔
(۱۱) ایک سو باون تا ایک سو پچپن، سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری ہے۔
(۱۲) ایک سو چھپن تا ایک سو اکسٹھ اپنے مشائخِ سلسلہ کا تذکرہ ہے۔
(۱۳) ایک سو باسٹھ تا ایک سو پینسٹھ کے حصہ میں تمام امتِ مسلمہ خصوصاً اہل سنت، اپنے والدین، دوست واحباب اور اساتذہ کے لیے دعا ہے۔
(۱۴) اس سلام کا اختتام اس دعا پر ہو رہا ہے کہ اے خالق و مالک! یہ صلاۃ و سلام کا عمل مجھے روزِ قیامت اس طرح نصیب ہو کہ جب رحمت للعالمین آقا محشر میں تشریف لائیں تو مجھے یوں عرض کرنے کی اجازت ہو ع

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام''

آیئے اب آیندہ صفحات میں سلام رضا کے مشکل الفاظ کے معنی ملاحظہ فرمائیں واضح ہو کہ جہاں صرف معنی لکھنے سے شعر کی تفہیم نہ ہو سکتی تھی وہاں بہ قدر ضرورت شعر کا مختصر مفہوم لکھ دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن دُرود	گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہرِ یارِ ارم تاج دارِ حرم	نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسرا کے دولہا پہ دائم دُرود	نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی دُرود	فرش کی طیب و نُزہت پہ لاکھوں سلام
نورِ عینِ لطافت پہ اَلطف دُرود	زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام
سروِ نازِ قِدَم مغزِ رازِ حِکَم	یکّہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام
نقطۂ سِرِّ وحدت پہ یکتا دُرود	مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ: برگزیدہ/ چناہوا/ منتخب/ افضل واعلا
جانِ رحمت: کرم کی جان/ رحمت کی روح/ سراپا مہر بان
شمع: موم بتّی/ چراغ
بزمِ ہدایت: رہِ نمائی کی مجلس (مراد انبیاے کرام علیہم السلام کی مقدس جماعت)
مِہر: سورج...... چرخ: آسمان
گلِ باغِ رسالت: نبوت وپیغمبری کے باغ کا پھول
شہرِ یارِارم: جنت کے بادشاہ
تاج دارِحرم: کعبے کے بادشاہ/ آقا/ صاحبِ تاج
نوبہار: نئی رونق
شفاعت: گناہوں کی معافی کی سفارش
شبِ اسرا کے دولہا: معراج کی رات کے دولہا
دائم: ہمیشہ
نوشۂ بزمِ جنت: جنت کی محفل کے دولہا/ سربراہ
عرش: اللہ تعالیٰ کی جلوہ گاہِ خاص
زیب وزینت: حُسن اور سجاوٹ
عرشی دُرود: بلندی والا دُرود
فرش کی طیب ونزہت: زمین کی مہک اور پاکیزگی
نورِعینِ لطافت: نرمی ونازکی کی آنکھ کا نور
اَلطف دُرود: پاکیزہ ترین دُرود
زیب وزینِ نظافت: پاکیزگی کی زینت اورخوبصورتی
سروِناز: نازواداوالا سروقد محبوب
قِدَم: قدیم/ ساری مخلوق سے پہلے
مغزِ رازِ حِکَم: حکمت کے رازوں کا خلاصہ
یکّہ تاز: بےمثال ولاجواب...... فضیلت: فضل وکمال
یکّہ تازِ فضیلت: فضائل میں سبقت لے جانے والوں میں بےمثال ولاجواب
نقطۂ سِرِّ وحدت: اللہ کی وحدانیت کے رازوں کے مرکز
یکتا دُرود: بےمثل دُرود
مرکزِ دورِ کثرت: اللہ وحدہٗ لاشریک کی جملہ مخلوقات (جسے امام احمد رضا نے کثرت کہا ہے) کی تخلیق کا سبب اور ان تمام کا نقطۂ کمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات ہے

صاحبِ رَجعتِ شمس و شقُ القمر | نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
جس کے زیرِ لِوا آدم و من سِوا | اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں | اُس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
اصل ہر بُود و بہبود تُخمِ وجود | قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام
فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد دُرود | ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری دُرود | فتقِ اَزہارِ قدرت پہ لاکھوں سلام
بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل | جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام
سِرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی دُرود | عطر جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام
ماہِ لاہوتِ خَلوت پہ لاکھوں دُرود | شاہِ ناسوتِ جَلوت پہ لاکھوں سلام

رَجعت: لوٹانا
صاحبِ رَجعتِ شمس وشقُ القمر: سورج کولوٹانے والے اورچاندکوٹکڑے کرنے والے آقا
نائبِ دستِ قدرت: مراداختیاراتِ الٰہیہ کے نائب
زیرِ لِوا: جھنڈے (لواءالحمد) کے نیچے
سزائے سیادت: سرداری کے لائق
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں: زمین وآسمان کی جملہ مخلوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابع ومحکوم ہیں
قاہر ریاست: زبردست حکومت/سرداری
اِصل: بنیاد......بود: ہستی......بہبود: بھلائی
تُخمِ وجود: زندگی کا بیج (سارے جہان کی بھلائیوں اور کائنات کی اصل وبنیادآقا ﷺ ہیں)
قاسم: بانٹنے والے......کنزِ نعمت: نعمت کاخزانہ
فتحِ بابِ نبوت: پیغمبری کادروازہ کھولنے والے
ختمِ دورِ رسالت: پیغمبری کازمانہ ختم کرنے والے
شرقِ انوارِ قدرت: اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات کی چمک دمک/مظہرِ انوارِ خداوندی

فتقِ اَزہارِ قربت: قربت کی کلیوں کوکھلانے والے
بے سہیم: لاشریک......قسیم: حصہ دار/بانٹنے والے
عدیل: ہم رُتبہ......مثیل: ہم مثل (مرادآقاصلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ کی عطاسے ذات وصفات اورفضائل وخصائل میں بے نظیر ہونا)
جوہرِ فردِ عزت: ایسا مقام ومرتبہ جو نا قابلِ تقسیم ہویعنی مخلوق میں کسی دوسرے کو نہ ملا ہو
سِرِّ غیبِ ہدایت: مرادغیب کے رازوں (خصوصاً اللہ کی وحدانیت) کے منبع......غیبی دُرود: عالمِ غیب کادُرود
عطرجیبِ نہایت: مرادرسول اللہ ﷺ کاسینۂ مبارک قدرت کے رازوں کاگنجینہ اور جنت کی خوشبوؤں کاخزینہ ہے
ماہ: چاند......لاہوت: تصوف میں فنافی اللہ کے مقام کوکہتے ہیں
خَلوت: تنہائی
ماہِ ناسوتِ خلوت: مقامِ فنافی اللہ کی تنہائیوں کے چاند
شاہ: بادشاہ......ناسوت: کائنات......جلوت: ظاہر
شاہِ ناسوتِ جلوت: کائناتِ ہست وبود کی جلوتوں کے بادشاہ

کنزِ ہر بے کس و بے نوا پر دُرود	حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
پرتوِ اسمِ ذاتِ اَحد پر دُرود	نُسخہٗ جامعیت پہ لاکھوں سلام
مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد دُرود	مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام
خلق کے داد رس سب کے فریاد رس	کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں دُرود	مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ دنیٰ ھُوْ میں گم کُن اَنَا	شرحِ متنِ ہُوِیَّت پہ لاکھوں سلام
انتہاے دوئی ابتداے یکی	جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام
کثرتِ بعدِ قلّت پہ اکثر دُرود	عزتِ بعدِ ذلّت پہ لاکھوں سلام

کنزِ ہر بے کس و بے نوا: ہر بے سہارا اور محتاج کا خزانہ
حرز: جاے پناہ......رفتہ طاقت: کم زور/ ناتواں
پرتوِ اسمِ ذاتِ اَحد: اللہ کے اسمِ صفاتی (اَحد-اکیلا) کے عکس
نُسخہٗ جامعیت: مراد اللہ تعالیٰ کی صفات کے مجموعہٗ کامل
مطلعِ ہر سعادت: ہر نیک بختی کے طلوع ہونے کا مقام
اسعد دُرود: سعادتوں والا دُرود
مقطعِ ہر سیادت: ہر قسم کی سرداری کی آخری حد
خلق کے دادرس سب کے فریاد رس: ساری مخلوق کے مددگار اور فریاد کو پہنچنے والے
کہفِ روزِ مصیبت: تکلیف کے دن کی پناہ گاہ
بے کس کی دولت: محتاج کی دولت
بے بس کی قوت: کم زور اور بے سہارا کی طاقت
دَنَا: اللہ تعالیٰ کے قربِ خاص کی منزل
ھُوْ: وہ/ اسمِ ذات
شمعِ بزمِ دَنَا ھُوْ: اللہ تعالیٰ کے قربِ خاص کی مجلس کے چراغ
متن: عبارت......ہُوِیَّت: مرتبہٗ وحدت

شرحِ متنِ ہُوِیَّت: مرتبہٗ وحدت (اللہ تعالیٰ کی قدیم و غیر فانی یکّہ و تنہا ذات) کی تفصیل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات ہے کہ آپ ہی سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پہچان ہوئی
انتہاے دوئی ابتداے یکی: مراد رسول اللہ ﷺ اللہ کی صفات کے عظیم مظہر ہیں، اللہ خالق ہے آپ ﷺ مخلوق ہیں، اللہ معبود ہے آپ ﷺ عابد ہیں، لیکن اللہ نے آپ کو اپنی صفات کا ایسا عکس بنادیا کہ صفاتی دوئی ختم ہوگئی اور اللہ نے آپ کی رضا کو اپنی رضا، آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت، آپ کی بیعت کو اپنی بیعت، آپ کے مارنے کو اپنا مارنا قرار دیا اور آپ کے سبب کائنات کی تخلیق فرمائی
جمع تفریق و کثرت: یہ تصوف کی اصطلاحات ہیں اللہ کی صفاتِ فعلیہ کا مظہر ہونا تفریق اور صفاتِ ذاتیہ کا مظہر جمع کہلاتا ہے، آپ ﷺ صفاتِ الٰہیہ کا مظہر اور ساری مخلوق کا خلاصہ ہیں
کثرتِ بعدِ قلّت: کم کے بعد زیادہ ہونا (اہلِ اسلام ابتداءً کم تھے رفتہ رفتہ بڑھتے گئے)......اکثر دُرود: زیادہ دُرود
عزتِ بعدِ ذلّت: کم زوری کے بعد طاقت

رَبِّ اعلا کی نعمت پہ اعلا دُرود | حق تعالیٰ کی منّت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود | ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد دُرود | غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام
سببِ ہر سبب منتہائے طلب | علّتِ جملہ علّت پہ لاکھوں سلام
مصدرِ مظہریت پہ اظہر دُرود | مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام
جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں | اُس گلِ پاک مَنْبت پہ لاکھوں سلام
قدِّ بے سایہ کے سایۂ مرحمت | ظلِ ممدود رافت پہ لاکھوں سلام
طائرانِ قُدُس جس کی ہیں قُمریاں | اُس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام
وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما | اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلا کی نعمت: بلند و بالا رب کا انعام
منّت: احسان (آقا ﷺ اللہ تعالیٰ کا انعام اور احسان ہیں)
آقا: مالک...... بے حد: ان گنت...... ثروت: دولت
فرحتِ جانِ مومن: مومن کی جانوں کے سکون و اطمینان
غیظِ قلبِ ضلالت: کفر و گمراہی والے دل کیلئے غیظ و غضب
سببِ ہر سبب: ہر وجود کا سبب/ سببِ تخلیقِ کائنات
منتہائے طلب: تمام تلاش و جستجو اور طلب کی انتہا
علّتِ جملہ علّت: ہر مقصد و مدعا کا سبب (باعثِ تخلیقِ کائنات)
مصدرِ مظہریت: اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کی عظمتوں کو ظاہر کرنے والے
اظہر دُرود: بہت نمایاں دُرود
مظہرِ مصدریت: اللہ تعالیٰ کے جلووں کے ظاہر ہونے کا مقام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے
جلوہ: نظارا/ دیدار...... مرجھائی کلیاں: سوکھے غنچے
گلِ پاک مَنْبت: پاکیزہ پھول کی اُٹھان (نبی رحمت ﷺ کے چہرۂ زیبا کے دیدار سے سوکھی کلیاں کھل جاتی ہیں، ایسے پاکیزہ اور بابرکت پھول کے بڑھنے پر قربان جائیں)
قدِّ بے سایہ: بغیر سایے والا قد
سایۂ مرحمت: مہربانی والا سایا
ظلِ ممدود رافت: کرم اور مہربانی کا دائمی سایا (آقا ﷺ کے جسمِ پُرنور کا سایا نہ تھا لیکن آپ کی رحمتوں کا سایا سب پر پھیلا ہوا ہے)
طائرانِ قُدُس: مراد فرشتے
قُمری: فاختہ کی طرح ایک اچھی آواز والا پرندہ
سہی: سیدھا...... قامت: قد...... سرو: دوشاخوں والا ایک خوش قامت درخت (عشاق اپنے محبوب کے جمال کو نظر میں رکھ کر اس سے کنایہ کرتے ہیں یہاں آپ ﷺ کے قدِ رعنا کو عاشقِ صادق نے بیان کرتے ہوئے "سہی سرو قامت" کی ترکیب استعمال کی ہے)
وصف: تعریف...... آئینۂ حق نما: اللہ کی راہ دکھانے والا آئینہ (چہرۂ مصطفیٰ ﷺ حق کو دیکھنے کا آئینہ ہے)
خدا ساز طلعت: خداوند قدوس کی پہچان کرانے والا روشن اور چمک دار چہرہ

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں	اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
وہ کرم کی گھٹا گیسوے مُشک سا	لکّہٗ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام
لَیلَۃُ القدر میں مطلعِ الفجر حق	مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
لخت لختِ دلِ ہر جگر چاک سے	شانہ کرنے کی عادت پہ لاکھوں سلام
دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان	کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال	اُس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا	اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی	اُن بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

سروراں: بادشاہ......خم: جھکنا

سرِ تاجِ رفعت: بلندی کے تاج کا سر

کرم کی گھٹا: مہربانی کا بادل

گیسوے مُشک سا: کستوری کی طرح مہکنے والے بال

لکّہٗ ابرِ رافت: مہربانی کے بادل کا ٹکڑا

لیلۃُ القدر: شبِ قدر (شعر میں زُلفیں مراد ہے)

مطلعِ الفجر: صبح کا طلوع ہونا (شعر میں مانگ مراد ہے)

مانگ: سر کے بالوں کے درمیان نکالی جانے والی لکیر

استقامت: سیدھا پن......لخت لخت: ٹکڑے ٹکڑے

چاک: پھٹا ہوا......شانہ: کنگھی (امام احمد رضا کہتے ہیں کہ نبیِ کونین ﷺ کے سرِ مبارک میں کنگھی کرنے کے انداز پر میں قربان ہو جاؤں کہ اِس ادا پر میرا دل چاک ہو کر سینے سے باہر آنے کی کوشش کر رہا ہے تو پھر میں آقا ﷺ کے کنگھی کرنے کے عمل پر بھی کیوں نہ سلام کہوں)

کانِ لعلِ کرامت: نبیِ کریم ﷺ کے مبارک کان جو اصل میں عزت کے موتیوں اور عظمت کے ہیرے اور جواہرات کی کان (ذخیرہ) ہیں

چشمۂ مہر: سورج کا چشمہ

موجِ نورِ جلال: جلال کے سمندر کی نوری موج

رگِ ہاشمیت: غیرت و حیا والے ہاشمی خون کی گردش کرنے والی رگ (جاہ و جلال کے وقت رسول اللہ ﷺ کی دونوں بھووں کے درمیان ایک رگِ انور اُبھر آتی تھی جس کو اعلاحضرت چشمۂ مہر (سورج کا چشمہ) یعنی چہرۂ انور میں موجِ نورِ جلال (جلال کے سمندر کی نوری موج) قرار دے رہے ہیں، اور اس رگِ مبارک کو رگِ ہاشمیت کہہ کر لاکھوں سلام بھیج رہے ہیں)

ماتھا: پیشانی......شفاعت: گناہوں سے معافی کی سفارش

سہرا: شادی کے موقع پر دولہا کے چہرے پر پھولوں سے بنا کر سجایا جاتا ہے

جبینِ سعادت: نیک بختی کی پیشانی

سجدہ: پیشانی زمین پر ٹیکنا

محراب: مسجد میں امام کے کھڑے رہنے کی جگہ

بھووں: ابروؤں

لطافت: نزاکت اور خوبی

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اشک باریِ مژگاں پہ برسے دُرود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

معنیِ قَدْ رَأیٰ مقصدِ مَا طَغیٰ
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
اُن عِذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

اُن کے خد کی سُہُولت پہ بے حد دُرود
اُن کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں دُرود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

سایہ افگن: سایہ کرنے والا

مژہ: پلک

ظلۂ قصرِ رحمت: کرم اور مہربانی کے محل کی چھتری

اشک باریِ مژگاں: پلکوں کا آنسو برسانا

سلکِ دُرِّ شفاعت: شفاعت کے موتیوں کی لڑی (امت کی بخشش کے لیے حضور ﷺ کی مقدس آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کو اعلاحضرت نے موتیوں کی لڑی کہا ہے)

معنیِ قَدْ رَأیٰ: حدیثِ پاک من رانی فقد رأی الحق، جس نے مجھے دیکھا اُس نے حق (خدا کو) دیکھا، کے معنی آقا ﷺ ہیں

مقصدِ مَا طَغیٰ: آیۂ کریمہ ما ضل صاحبکم وما غویٰ ،نہ تمہارا ساتھی (اپنی بابرکت صحبت سے تمہیں فیض یاب کرنے والا) بھٹکا اور نہ اِدھر اُدھر ہوا (سورۃ النجم) کے مقصد آپ ﷺ ہی ہیں

نرگس: پیلے رنگ کا خوب صورت پھول۔ جس کی شکل آنکھ کی طرح ہونے کی وجہ سے محبوب کی آنکھ کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں

نرگسِ باغِ قدرت: قدرت کے گلشنِ نبوت کے نرگسیں آنکھوں والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

دم میں دم آنا: جسم میں جان آنا

نگاہِ عنایت: کرم کی نظر

بینی: ناک......رفعت: بلندی

قمر: چاند......جھلملائے: ٹمٹمائے/جلنا بجھنا

عِذاروں کی طلعت: رخساروں (گالوں) کی چمک دمک

خد: گال......خَد کی سُہُولت: گالوں کی نرمی

رشاقت: عمدگی/زیبا قامتی/خوش قامتی

تاریک: اندھیرا......جگمگانے: چمکنے

چمک والی رنگت: نور اور روشنی والا رنگ وروپ/نورانی رنگت

تاباں: چمک دار......درخشاں: روشن

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں دُرود: چاند جیسے چمک دار چہرۂ انور پہ روشن ومنور دُرود ہو

نمک آگیں صباحت: نمکیں حُسن وجمال (بہت زیادہ پُرکشش اور من موہنی شکل وصورت کو نمکینی حُسن کہا جاتا ہے)

شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عَرَق | اُس کی سچی بَراقت پہ لاکھوں سلام
خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن | سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
رِیشِ خوش معتدل مرہمِ رَیشِ دل | ہالۂ ماہِ نُدرت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قُدس کی پتّیاں | اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا | چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
جس کے پانی سے شاداب جان و جناں | اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے | اُس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں | اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اُس کی پیاری فصاحت پہ بے حد دُرود | اُس کی دل کش بلاغت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عَرَق: اللہ تعالیٰ کے گلشن کی اوس اور شبنم یعنی آقا ﷺ کے چہرۂ زیبا کا پسینہ

بَراقت: چمک دمک

خط: داڑھی......**گردِ دہن:** منہ کے اردگرد

دل آرا پھبن: دل کو موہ لینے والی آرائش وزیبائش

رِیش: داڑھی......**رَیش:** زخم

رِیشِ خوش معتدل: موزوں اور خوب صورت داڑھی

مرہمِ رَیشِ دل: دل کے زخموں کا مرہم

ہالۂ ماہِ نُدرت: اعلاحضرت نے رسول اللہ ﷺ کی مبارک داڑھی کو 'ہالۂ ماہِ نُدرت' یعنی چودھویں کے چاند (چہرۂ مصطفیٰ ﷺ) کے اردگرد دل کش اور انوکھے دائروں سے استعارہ دیا ہے

گلِ قُدس کی پتّیاں: جنت کے نکھرے ہوئے پھول کی پتّیاں

نزاکت: خوبی/نفاست/نرمی

دہن: منہ......**وحی:** اللہ تعالیٰ کا پیغام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا: سرکارِ دوعالم ﷺ کے دہنِ پاک سے نکلی ہوئی ہر بات وحیِ خدا ہے اس پر آیۂ کریمہ وما ینطق عن الھویٰ ان ھُو الا وحیٌ یُّوحیٰ (سورۃ النجم) شاہد و دال ہے

چشمۂ علم وحکمت: عقل مندی، دانائی اور علم کی نہرِ رواں

شاداب: سرسبز/تروتازہ......**جناں:** جنت کی جمع جنتیں

طراوت: تری/تازگی......**کھاری:** کڑوا/نمکین

شیرۂ جاں: جان کو تسکین دینے والا میٹھا شربت

زُلال: ٹھنڈا میٹھا اور صاف وشفّاف پانی

حلاوت: مٹھاس

کُن کی کنجی: جملہ مخلوقات کی پیدائش کا سبب آپ ﷺ کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ اور عطائے خاص سے پیارے مصطفیٰ ﷺ کو بے حد تصرفات و اختیارات عطا کیے ہیں اسی لیے اعلاحضرت نے آپ ﷺ کو 'کُن کی کنجی' کہا ہے

نافذ حکومت: جاری وساری حکمرانی/حکومت

فصاحت: خوش بیانی/اچھا کلام

دل کش: دل میں اُترنے والی......**بے حد:** لاتعداد

بلاغت: موقع محل کے مطابق عمدہ گفتگو

اُس کی باتوں کی لذّت پہ بے حد دُرود — اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
وہ دُعا جس کا جوبن قبولِ بہار — اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام
جن کے گچھّے سے لچھّے جھڑیں نور کے — اُن ستاروں کی نُزہت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جس میں نہریں ہیں شِیر شکر کی رواں — اُس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام
دوش بردوش ہے جن سے شانِ شَرَف — ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
حَجَرِ اسودِ کعبۂ جان و دل — یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام
روے آئینۂ علم پُشتِ حضور — پُشتیِ قصرِ ملّت پہ لاکھوں سلام

لذّت: کیف وسرور
خطبہ: وعظ ونصیحت اور حمد ونعت کا مجموعہ
ہیبت: رعب ودبدبہ
جوبن: حسن وجمال/ رونق/ بہار/ شباب
بہارِ قبول: شرفِ قبولیت
نسیمِ اجابت: قبولیت کی خوش بودار ہَوا
گچھے: کسی شَے کی کثرت ومجموعہ اور ایک ہی شاخ پر بہت سارے پھل پھول کو کہتے ہیں
لچھے: مسلسل
نزہت: چمک اور پاکیزگی
تسکیں: تسلی......تبسم: مسکراہٹ......عادت: معمول
شیر: دودھ......نضارت: تازگی، تری
دوش: سیاہ زلفیں......دوش: کاندھا......شرف: بزرگی
شانوں کی شوکت: کاندھوں کی شوکت
حجرِ اسودِ کعبۂ جان ودل— یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام: دل اور جان کے کعبہ مصطفیٰ ﷺ کی پُشتِ انور پر مُہرِ نبوت جو سیاہ مائل بہ زرد گوشت کا ٹکڑا دونوں کاندھوں کے درمیان تھا اُسے بھی امام احمد رضا نے لاکھوں سلام بھیجا ہے، جس طرح حجرِ اسود بوسہ گاہِ مسلمین ہے اُسی طرح مُہرِ نبوت بھی بوسہ گاہِ عاشقین تھی۔ خصائصِ کبریٰ میں ہے کہ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضورِ انور ﷺ نے سواری پر مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا تو میں نے مُہرِ نبوت کو چوم لیا اس سے مُشک کی خوش بُو آرہی تھی۔ (ج ا،ص ٦٠)
روے آئینۂ علم پُشتِ حضور: حضور انور ﷺ کا چہرۂ اقدس جس طرح علم کا آئینہ ہے اُسی طرح آپ کی پُشتِ مبارک (پیٹھ) بھی بے خبر نہیں۔ بخاری باب الخشوع فی الصلاۃ میں ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا میں آگے پیچھے بل کہ نماز کی امامت کرتے ہوئے تمہارے رکوع اور دلی کیفیات (خشوع) کو بھی دیکھتا ہوں
پُشتی: نگہبان/ محافظ......قصر: محل
پُشتیِ قصرِ ملّت: دین اور اُمّت کے نگہبان

ہاتھ جس سمت اُٹھّا غنی کردیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دوعالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوّت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اُس کفِ بحرِ ہمّت پہ لاکھوں سلام

نُور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عیدِ مشکل کُشائی کے چمکے ہِلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رفعِ ذکرِ جلالت پہ اَرفع دُرود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے وَرا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

غنی: مال دار
موج: جوش/لہر
بحر: سمندر
سماحت: بخشش/ جودوعطا
بار: بوجھ
دوعالم: دونوں جہان (دنیاوآخرت)
پروا: فکر/ تردد/ پریشانی
کعبۂ دین وایماں: مرادحضورانور ﷺ
ستون: کھمبے......ساعدین: کلائیاں/ بازو
خط: نقش ونگار
موجِ نورِکرم: مہربانی کے انوار کی لہریں
کف: ہتھیلی
بحرِ ہمّت: عزم وارادہ اور بخشش کے سمندر
کرامت: بزرگی/ عزت اور انوکھی خوبی
عید: خوشی......مشکل کشائی: حاجت پوری کرنا
ہلال: پہلی سے تیسری تاریخ تک کا چاند
بشارت: خوش خبری

رفع: بلند ہونا......ذکرِ جلالت: عظمت وبزرگی کا ذکر
ارفع: بہت بلند
شرح: کھلنا......صدر: سینہ
صدارت: صدر نشینی (شرحِ صدارت والے سینہ پر لاکھوں سلام)
دل سمجھ سے وراہے مگر یوں کہوں-غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام: حضورانور ﷺ کے ناخنوں، بازوؤں، کلائیوں، انگلیوں اور سینۂ پاک کی بزرگی ظاہر کرنے کے بعد اعلاحضرت کہتے ہیں کہ آقا ﷺ کے دل کی شان مَیں کیسے بیان کروں؟ جب قلب المؤمن عرش اللہ ہے تو پھر حضورانور ﷺ کا دل اللہ اکبر! میری سمجھ سے بہت بلند تر ہے، آپ کی عظمت وشان میری فکر کما حقہٗ کیسے بیان کرسکے گی؟ بس اک اندازہ سا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کا دل اللہ تعالیٰ کے راز ہائے سربستہ کا ایک عظیم الشان خزانہ ہے۔مواہب لدنیہ جلد۴ صفحہ ۲۱۸ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے محبوب کے دل کو اپنے رازوں کا مرکز بنایا

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا	اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی	اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
انبیا تہ کریں زانو اُن کے حضور	زانُوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
ساق اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم	شمعِ راہِ اِصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم	اُس کفِ پا کی حُرمت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند	اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے دُرود	یادگاریِ اُمّت پہ لاکھوں سلام
زرع شاداب و ہر ضرع پُر شیر سے	برَکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

مِلک: ملکیت/ قبضہ......جَو: ایک قسم کا اناج
غذا: خوراک/ کھانا......شکم: پیٹ
قناعت: تھوڑی سی چیز پر خوش ہونا
عزم: پکّا ارادہ......کھنچ کر: مضبوطی سے
حمایت: ہم دردی
تہِ کریں زانو: ادب واحترام سے دوزانو ہوکر بیٹھیں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کریں)
وجاہت: رعب ودبدبہ/عزت......ساق: پنڈلی
اصل: بنیاد/ جڑ......شاخ: ٹہنی
نخل: درخت......کرم: بخشش
ساق اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پنڈلیوں کو امام احمد رضا نے بخشش اور مہربانی کے درخت کی شاخوں کی بنیاد قرار دیا ہے
شمع: چراغ
راہِ اصابت: منزلِ مقصود/ درست وسیدھا راستہ
خاکِ گزر: راستہ/......کفِ پا: پاوں کا تلوا
حرمت: عزت

سہانی: من پسند/ خوب صورت
گھڑی: وقت/ لمحہ
دل افروز: دلوں کو زندگی دینے والا......ساعت: وقت
ازل: کائنات کی تخلیق سے پہلے کا وقت (اللہ ہی بہتر جانتا ہے)
یادگاریِ اُمت: اُمت کو یاد رکھنا
زرع: کھیتی......شاداب: سرسبز/ ہرا بھرا
ضرع: چھاتی/ پستان......پُرشیر: دودھ سے بھرپور
برکاتِ رضاعت: دودھ پینے کے دوران کی برکتیں (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دودھ کی نہریں جاری ہوگئیں جن بکریوں نے کبھی دودھ نہ دیا تھا اب اُن کا دودھ ختم ہی نہ ہوتا تھا۔ ہر جانور کا تھن دودھ کا منبع بن گیا، اعلاحضرت امام احمد رضا محدثِ بریلوی نے اسے بیان کرنے کے بعد اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں مدتِ رضاعت {دودھ پینے کے دوران} کی برکتوں پر لاکھوں سلام بھیجا ہے)

بھائیوں کے لیے ترکِ پستاں کریں | دودھ پیتوں کی نِصفَت پہ لاکھوں سلام
مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا دُرود | بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبَن! | اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
اُٹھتے بوٹوں کی نشوونَما پر دُرود | کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام
فضلِ پیدایشی پر ہمیشہ دُرود | کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام
اعتلائے جبلّت پہ عالی دُرود | اعتدالِ طَوِیّت پہ لاکھوں سلام
بے بناوٹ ادا پر ہزاروں دُرود | بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتی دُرود | پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

ترکِ پستاں: پستان کا چھوڑنا/ دودھ نہ پینا
نِصفت: عدل و انصاف (حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی اولاد بھی چوں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دودھ میں شریک تھیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک ہی طرف سے دودھ پیتے تھے، دوسری طرف سے نہ پیتے تھے، گویا پیارے مصطفیٰ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بچپن ہی سے عدل وانصاف کے پیکر بن گئے تھے)
مہدِ والا: مبارک گود/ بلندو بالا گود
قسمت: خوش بختی
صدہا: سیکڑوں
بُرج: آسمان کا بارہواں حصہ
ماہِ رسالت: رسالت کا چاند (مراد حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
پھبن: حُسن و جمال/ خوب صورتی/ فضل وکمال
خدا بھاتی: اللہ تعالیٰ کو بھی پسند آنے والی
اُٹھتے بوٹوں: پودوں کا بڑھنا
نشوونَما: بالیدگی/ بڑھوتری

غنچے: کلیاں
نکہت: مہک/ خوش بُو
فضل: فضلیت/ کمال
کراہت: نفرت/ ناپسندیدگی
اعتلا: بلند
جبلّت: خلقت وفطرت
اعتلائے جبلّت: فطرت کی بلندی
اعتدال: موزوں/ مناسب/ برابر
طَوِیَّت: عادت/ فطرت
بے بناوٹ ادا: بے تکلف/ تصنع اور بناوٹ سے پاک ادا
ملاحت: نمکینی حُسن/ سلونا حُسن جو پُرکشش ہوتا ہے
بھینی بھینی مہک: ہلکی ہلکی عمدہ اور خوش گوار خوش بُو
مہکتی دُرود: خوش بُو بکھیرنے والا دُرود
نفاست: پاکیزگی

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں دُرود	اچھی اچھی اِشارت پہ لاکھوں سلام
سیدھی سیدھی رَوِش پر کروروں دُرود	سادی سادی طبیعَت پہ لاکھوں سلام
روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں	کوہ وصحرا کی خَلوت پہ لاکھوں سلام
جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و مَلک	اس جہاں گیر بعثت پہ لاکھوں سلام
اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے	جلوہ ریزیِ دعوت پہ لاکھوں سلام
لطفِ بیداریِ شب پہ بے حد دُرود	عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام
خندۂ صبحِ عشرت پہ نُوری دُرود	گِریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
نرمیِ خوے لینت پہ دائم دُرود	گرمیِ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

عبارت: بیان/ گفتگو/ بات چیت
شیریں: میٹھا
اِشارت: اشارا/ کنایا
روش: چال/ رفتار/ چلنا/ برتاو کرنا
طبیعت: مزاج
تیرہ وتار: بہت ہی سیاہ......کوہ: پہاڑ......صحرا: جنگل
خَلوت: تنہائی/// (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب عزوجل سے بندگی کے تعلق کو پختہ کرنے کے لیے عرب کی سخت گرمی میں دن کو اور سخت اندھیری راتوں میں غاروں اور جنگلوں میں تنہا عبادتِ الٰہی میں مصروف رہنے کی طرف اشارا کرتے ہوئے امام احمد رضا نے ایسی مبارک خَلوت گزینی پر لاکھوں سلام بھیجا ہے)
گھیرے: حلقے/ دائرے
انبیا: نبی کی جمع
ملک: فرشتے
جہاں گیر: تمام جہاں پر حاوی/ عالم گیر
بعثت: رسول ہونا (اللہ کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا جانا)

اندھے شیشے: مراد مردہ دِل/ کفر وشرک کا اندھیرا
جھلاجھل: بہت تیز روشنی
دمکنا: چمکنا
جلوہ ریزی: نور بکھیرنا......دعوت: پیغامِ خدا
جلوہ ریزیِ دعوت: اللہ کے پیغام کا نور بکھیرنا
لطف: نرمی/ لذت/ ذائقہ/ خوبی
بےداریِ شب: رات کو عبادتِ الٰہی میں جاگنا
عالم: کیفیت......خواب: نیند
راحت: آرام......خندہ: مسکراہٹ
عشرت: خوشی وسرور (سے زندگی گذارنا)
گریہ: رونا......ابر: بادل
رحمت: مہربانی/ کرم
خوےلینت: نرم عادت/ کبھی غصہ نہ آنا......دائم: ہمیشہ
نرمیِ خوےلینت: طبیعت کی نرمی
گرمی: رونق
گرمیِ شانِ سطوت: رعب ودبدبہ کی عظمت وشوکت

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اُس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمّت پہ لاکھوں سلام

گردِ مہ دستِ انجم میں رَخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

نعرہائے دلیراں سے بَن گونجتے
غُرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صَولت پہ لاکھوں سلام

اُن کے آگے وہ حمزہ کی جاں بازیاں
شیرِ غُرّانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں دُرود
اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی دُرود
اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

کھنچی گردنیں: اکڑی ہوئی گردنیں
خداداد شوکت: اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رعب و دبدبہ
موسیٰ: اللہ عزوجل کے جلیل القدر رسول جنھیں کلیم اللہ کہا جاتا ہے کوہِ طور پر آپ نے اللہ عزوجل کی تجلّی کا مشاہدہ فرمایا تھا
ہمت: حوصلہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذاتِ باریِ تعالیٰ کی تجلی کا مشاہدہ فرمایا جب کہ صاحبِ مازاغ البصر وما طغیٰ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے عین ذاتِ خداوندی کو ملاحظہ فرمایا، رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلاحضرت امام احمد رضا نے تعظیماً ''آنکھوں والوں'' کہا ہے)
گردِ مہ: چاند کے گرد
دستِ انجم: کہکشاں/ستاروں کا جھرمٹ
رخشاں: روشن...... ہلال: پہلی رات کا چاند (میدانِ بدر میں جب مدینے کے چاند آقا ﷺ تشریف لائے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ستاروں کی طرح آپ کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے اور ہلال {پہلی رات کے چاند} کی طرح اپنے آقا {چودھویں رات کے چاند} کا دفاع کر رہے تھے۔ اعلاحضرت اسی کو بڑی خوب صورت پیرایہ میں ''گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال'' کہہ رہے ہیں)
بدر کی دفعِ ظلمت: مقامِ بدر میں کفر و شرک کے اندھیروں کو دور کرنا
تکبیر: اللہ اکبر کا نعرہ...... تھرتھرائی: کانپ اُٹھی
جنبش: حرکت...... جیشِ نصرت: مدد کا لشکر
نعرہائے دلیراں: بہادروں کے نعرے
بَن: جنگل...... غُرّش: غرّانا...... کوس: نقّارہ
غُرّشِ کوسِ جرأت: ہمت و جواں مردی کے نقّارے کی غرّاہٹ
چقاچاق: تلوار یا خنجر کی کاٹ دار آواز
صَولت: ہیبت/دبدبہ/رعب
حمزہ: حضور ﷺ کے چچا جن کا لقب ''سید الشہدا'' ہے
جاں بازیاں: قربانیاں/جاں نثاریاں
شیرِ غُرّان: بپھرا ہوا اور دھاڑنے والا شیر
الغرض: آخر کار/قصہ مختصر...... مُو: بال
خو و خصلت: عادت و ادا
نامی دُرود: مشہور دُرود/بڑھنے والا دُرود

اُن کے مولا کی اُن پر کروروں دُرود | اُن کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام
پارہاے صُحف غنچہ ہاے قُدُس | اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام
آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے | اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام
خونِ خیرُ الرُّسل سے ہے جن کا خمیر | اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام
اُس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ | حجلہ آرائے عِفّت پہ لاکھوں سلام
جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے | اُس رِدائے نَزاہت پہ لاکھوں سلام
سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہرہ | جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
حَسَنِ مجتبیٰ سیّدُ الاسخیا | راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

مولا: اللہ تعالیٰ
اصحاب: صحابہ کی جمع
عترت: اولاد/ اعزّہ/ اقربا
پارہائے صحف: مقدس کلام کے ٹکڑے
غنچہ ہائے قدس: پاکیزہ کلیاں
اہلِ بیتِ نبوت: آقا ﷺ کے گھرانے والے (اولاد و ازواج) // (مقدس کلام {مراد رسول اللہ ﷺ} کے ٹکڑے اور حصے {آپ ﷺ کے جگر کے ٹکڑے} اور مقدس باغ کے پھول {حضور ﷺ} کی کلیاں یعنی خاندانِ نبوت حضور ﷺ کی اولاد وازواج پر لاکھوں سلام)
آبِ تطہیر: پاک کرنے والا پانی
ریاضِ نجابت: شرافت اور بزرگی کا باغ
خیر الرسل: تمام رسولوں میں سے بہترین (آپ ﷺ ہیں)
خمیر: اصل/فطرت
بے لوث طینت: بے عیب طبیعت/ پیدائش
بتول: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا لقب
جگر پارۂ مصطفیٰ: مصطفیٰ ﷺ کے دل کا ٹکڑا (فاطمہ بضعة منی - فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے، بخاری باب مناقب فاطمہ)
حجلہ: دلہن کا پردا/ پالکی......آرا: سنوارنے والا
حجلہ آرائے عفت: مراد فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا شرم و حیا کی پیکر ہیں اور پارسائی و پرہیزگاری کی عظمت وعزت کو سنوارنے والی ہیں
آنچل: دوپٹے کا کنارا
مہ ومہر: چاند سورج
رِدائے نزاہت: طہارت و پاکیزگی کی چادر
سیدہ: جنت کی تمام عورتوں کی سردار
زاہرہ: تروتازہ پھول یا چمک دار کلیاں
طیبہ: پاک باز......طاہرہ: پاکیزہ/طہارت والی
جانِ احمد کی راحت: حضور ﷺ کے دل کا سکون و آرام
حَسَن: رسول اللہ ﷺ کے نواسے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے صاحب زادے حضور سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ
مجتبیٰ: پسندیدہ/ چنا ہوا......سیدالاسخیاء: سخیوں کا سردار
راکبِ دوشِ عزت: عظمت و بزرگی کے کاندھوں کے سوار

اَوجِ مِہرِ ہُدیٰ موجِ بحرِ نَدیٰ
رَوحِ رُوحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوارِ لُعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

اُس شہیدِ بَلا شاہِ گلگوں قَبا
بے کسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ دُرجِ نجف مِہرِ بُرجِ شَرَف
رنگِ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

جلوگیّانِ بیتُ الشَّرَف پر دُرود
پردگیّانِ عفّت پہ لاکھوں سلام

سَیّما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

اَوجِ بحرِ ہدیٰ: ہدایت کے سورج کی بلندی
موجِ بحرِ ندیٰ: سخاوت کے سمندر کی لہر
رَوح: آسایش/فرحت/ٹھنڈک
رُوحِ سخاوت: جودوعطا کی جان
رَوحِ رُوحِ سخاوت: حَسنِ مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سخاوت و عطا کی جان کی ٹھنڈک ہیں
شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی: نبیِ پاک ﷺ کی مبارک زبان کے لعاب کا شہد کھانے والے (مقدس نواسے)
چاشنی گیرِ عصمت: پاک دامنی اور عزت کی مٹھاس چکھنے والے
بَلا: مصیبت......شاہِ گلگوں قبا: گلاب کے پھول کی طرح سُرخ رنگ کا جبہ پہننے والے بادشاہ (مرادشہیدِ کربلا حضور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ)
بے کسِ دشتِ غربت: بے وطنی اور مسافرت کے جنگل کا اکیلا مسافر (حضور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ)
دُرّ: موتی......دُرج: موتیوں کی ڈبی یا صندوقچہ
نجف: عراق کا شہر حضرت علیِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مسکن تھا
دُرِّ دُرجِ نجف: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے موتیوں کے صندوقچے کا ایک چمک دار اور سچا موتی (شہید کربلا)

مہرِ بُرجِ شَرَف: بزرگی اور شرافت کے آسمان کا چمکتا سورج
رنگِ رومی شہادت: حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ جب ہجرت کر کے آرہے تھے تو کفار نے ان کا سب ساز وسامان لوٹ لیا تھا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی ہجرت الیٰ اللہ اور شہادت میں بھی یہ بات موجود ہے آپ کے قافلے کو بھی لوٹ لیا گیا تھا "رنگِ رومی شہادت" سے امام احمد رضا نے امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بیان کرتے ہوئے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے کنایہ کیا ہے
اہلِ اسلام: مسلمانوں ...... مادرانِ شفیق: مہربان مائیں مراد امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن
بانوانِ طہارت: پاک دامن اور پاکیزہ خواتین
جلوگیّانِ بیتِ شَرَف: بزرگی والے گھر میں تشریف رکھنے والے
پردگیّانِ عفت: پرہیز گار باپردا خواتین مراد امہات المؤمنین
سیّما: بالخصوص/خاص طور پر (حضرت خدیجۃ الکبریٰ مراد ہیں)
کہف: پناہ گاہ......حق گزار: حق ادا کرنے والا
رفاقت: ساتھ......تسلیم: سلام کرنا/سلامتی
سرائے سلامت: امن کا مقام

منزلُ مِّن قَصَبٍ لَا نَصَبٌ لَاصَخَبٌ ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام
بنتِ صدّیق آرامِ جانِ نبی اُس حریمِ براء ت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام
جن میں رُوح القدُس بے اجازت نہ جائیں اُن سُرادِق کی عِصمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد مفتیِ چار ملّت پہ لاکھوں سلام
جاں نثارانِ بدر و اُحُد پر دُرود حق گزارانِ بیعَت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

منزل: گھر/ٹھکانہ.....قَصَب: موتی.....نصَب: مشقت
صخَب: شور.....کوشک: حجرہ.....زینت: آرایش/سجاوٹ
(اس شعر میں امام احمد رضا نے بخاری و مسلم کی حدیث کے الفاظ کا استعمال کیا ہے حضرت جبریل امین علیہ السلام بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: **فاقرا علیها السلام من ربها و منی وبشرها بیت فی الجنة من قصب لا صخب فیه ولا نصب** -حضرت خدیجہ کو اللہ تعالیٰ کا اور میرا اسلام کہہ دیجیے اور ان کو جنت میں ایسے گھر کی خوش خبری سنا دیجیے جو موتیوں سے بنا ہوا ہے نہ وہاں کوئی تکلیف ہوگی نہ ہی کوئی شور)
بنتِ صدیق: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
آرامِ جانِ نبی: نبیِ کریم ﷺ کے دل کا سکون
حریم: بیوی.....براءت: پاک دامنی/پاکی
سورۂ نور: اٹھارھویں پارے کی ایک سورۃ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی بیان فرمائی ہے.....پُرنور: نور سے بھری ہوئی/چمکیلی
روح القدس: جبریل امین.....سُرادق: خیمہ/حجرہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ جو ہمارے نبی ﷺ کی آخری آرام گاہ بھی ہے اس میں جبریلِ امین بھی بغیر اجازت نہیں آتے تھے ایسے مبارک حجرے کی عظمت پہ لاکھوں سلام)
شمعِ تاباں: روشن چراغ.....کاشانہ: مکان/محل
اجتہاد: فقہِ اسلامی میں مسائل کے استخراج کی محنت و کوشش کرنا/ٹھیک راہ ڈھونڈنا
مفتی: فتویٰ دینے والا.....چار ملّت: خلفاے عاشدین کا مقدس زمانہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مبارک کاشانہ دینِ اسلام کے تمام مسائل کے حل کا مرکز بنا اور آپ اس کی روشن شمع تھیں، خلفاے راشدین کے تمام ادوار میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہر دینی مسئلے کا حل آپ کی بارگاہ سے لیتے تھے)
جاں نثارانِ بدر و اُحد: بدر و احد میں جان قربان کرنے والے
حق گزارانِ بیعت: حضور ﷺ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کا حق ادا کرنے والے.....وہ دسوں: عشرۂ مبشرہ، وہ دس صحابہ جنھیں حضور ﷺ نے دنیا میں جنت کی خوش خبری سنائی- حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علیِ مرتضیٰ، حضرت سعد بن وقاص، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت زبیر بن عوّام، حضرت عبدالرحمان بن عوف، حضرت ابوطلحہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم ونفعنا بہم آمین)
مژدہ: خوش خبری.....مبارک جماعت: بابرکت گروہ

خاص اُس سابقِ سیرِ قُربِ خدا ۔۔۔ اوحَدِ کاملیّت پہ لاکھوں سلام
سایۂ مصطفیٰ مایۂ اِصطفیٰ ۔۔۔ عِزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اُس افضلُ الخلق بعدَ الرُّسُل ۔۔۔ ثانی اَثنَینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدقُ الصّادِقیں سیّدُ المتّقیں ۔۔۔ چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام
وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر ۔۔۔ اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارقِ حقّ و باطل امامِ الہدیٰ ۔۔۔ تیغِ مسلولِ شدّت پہ لاکھوں سلام
ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی ۔۔۔ جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام
زاہِدِ مسجدِ احمدی پر دُرود ۔۔۔ دولتِ جیشِ عُسرت پہ لاکھوں سلام

سابق: آگے بڑھنے والا
سیرِ قربِ خدا: خدا کے قرب کا سفر مراد سفرِ ہجرت
اوحد: یگانہ و بے مثل
کاملیت: مکمل ہونا (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو کہ تمام صحابہ پر ہجرت کے سفر میں سبقت لے جانے والے اور صحابہ کی جماعت میں زیادہ کاملیت رکھنے والے ہیں)
سایۂ مصطفیٰ: مصطفیٰ ﷺ کے پرتو/ جانشین
مایۂ اصطفا: تقوا اور پرہیز گاری کے لیے باعثِ فخر
عزّ ونازِ خلافت: جانشینی کے لیے باعثِ فخر و عزت
افضل الخلق بعد الرسل: جملہ رسولوں کے بعد مخلوق سے بہتر
ثانی اَثنَین: دو میں سے دوسرا (قرآنی آیت ثانی اَثنین اذ ھما فی الغار {سورۃ التوبہ} کی طرف اشارا)
اصدق الصادقیں: تمام سچوں میں سے زیادہ سچا
سید المتقیں: پرہیز گاروں کا سردار (مراد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)
چشم و گوشِ وزارت: جانشینی اور نیابت کے کان اور آنکھ

عمر: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
اعدا: عدو کی جمع، دشمن
شیدا: دیوانہ......سقر: دوزخ
خدا دوست: اللہ تعالیٰ کے دوست
فارقِ حق و باطل: حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا
امام الہدیٰ: ہدایت کا امام
تیغِ مسلولِ شدّت: برہنہ تلوار/ سونتی ہوئی تلوار کی سختی (مراد، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)
ترجمانِ نبی: ایک جیسی زبان بولنے والے
جانِ شانِ عدالت: انصاف کی عزت اور جان
زاہِدِ مسجدِ احمدی پہ دُرود: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ''مسجدِ نبوی'' کے عبادت گزار پر دُرود
جیش: لشکر......عُسرت: تنگی
دولتِ جیشِ عُسرت: تنگی کے لشکر کی دولت (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو بے پناہ مال دار ہونے کے باوجود بھی مسجدِ نبوی میں زاہدانہ عبادت کیا کرتے اور تنگی کی زیادتی کے وقت اپنی دولت راہِ خدا میں لُٹایا کرتے تھے)

دُرِّ منثور قرآں کی سلک بہی	زوجِ دو نور عفّت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہدیٰ	حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام
مرتضٰی شیرِ حق اشجع الاشجعیں	ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
اصل نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا	بابِ فصلِ ولایت پہ لاکھوں سلام
اوّلیں دافعِ اہلِ رفض و خروج	چارمی رکنِ ملّت پہ لاکھوں سلام
شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن	پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج	حامیِ دین و سنت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ منثور: بکھرے ہوئے موتی......سلک: لڑی/ ڈوری

بہی: بہتری، (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قرآنِ مجید کے بکھرے ہوئے موتیوں {یعنی آیات} کو عمدگی اور نفاست کے ساتھ ایک لڑی میں پرودیا اور جامع القرآن کا لقب پایا)

زوجِ دونور عفت: طہارت و پاکیزگی کے دونور کے خاوند (مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی دو صاحب زادیوں کے خاوند ہونے کا شرَف ملا)

قمیصِ ہدیٰ: ہدایت کی قمیص/ خلافت کا لباس

حلہ پوشِ شہادت: شہادت کا لباس پہننے والا (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ)

مرتضٰی: پسندیدہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

شیرِ حق: علی شیرِ خدا

اشجع الاشجعیں: بہادروں کا سردار

ساقیِ شیر وشربت: دودھ اور شربت پلانے والا

اصل نسلِ صفا: طہارت و پاکیزگی کی حامل نسل کی بنیاد

وجہِ وصلِ خدا: خدا سے ملانے کا ذریعہ

ولایت: اللہ کی دوستی

بابِ فصلِ ولایت: ولایت کی فضیلت کا دروازہ

اولین: سب سے پہلا......دافع: دور کرنے والا

رفض: رافضیت وشیعیت (گم راہ فرقہ جو صحابہ سے دشمنی رکھتا ہے)

خروج: ایک گم راہ فرقہ جو اہلِ بیت سے دشمنی رکھتا ہے

چارمی: چوتھا

رکنِ ملّت: امت کا ستون وسہارا (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ)

شیرِ شمشیر زن: تلوار کا دھنی

خیبر شکن: خیبر کی اینٹ سے اینٹ بجانے والا

پرتوِ دستِ قدرت: قوتِ پروردگار کے ہاتھ کا عکس

ماحی: مٹانے والا

تفضیل: حضرت علی کو تمام صحابہ پر افضل ماننے کا غلط عقیدہ

نصب وخروج: اہلِ بیتِ اطہار سے دشمنی رکھنا

حامیِ دین وسنت: دین وسنت کی حمایت کرنے والا (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صحابہ اور اہلِ بیت سے دشمنی رکھنے والوں اور آپ کو تمام صحابہ سے افضل سمجھنے والوں کو اپنے اعمال، افعال اور اقوال کے ذریعہ ختم کردیا اور اسلام و سنتِ مصطفیٰ ﷺ کی پُرزور حمایت کی)

مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب — اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام
جس مسلماں نے دیکھا اُنھیں اک نظر — اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام
جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی — اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام
باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور — زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام
اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے — اُن سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام
اُن کی بالا شرافت پہ اعلا دُردو — اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام
شافعی مالک احمد امامِ حنیف — چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام
کاملانِ طریقت پہ کامل دُرود — حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام
غوثِ اعظم امامُ التقیٰ والنقیٰ — جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

مومنین: ایمان والے......پیشِ فتح: فتحِ مکہ سے پہلے
پسِ فتح: فتحِ مکہ کے بعد
اہلِ خیر وعدالت: بھلائی اور انصاف والے (حضور ﷺ کے تمام صحابہ چاہے وہ فتحِ مکہ سے پہلے یا بعد میں ایمان لائے ہوں تمام سے اللہ تعالیٰ نے جنت اور بھلائی کا وعدہ فرمایاہےاور الصحابة كلهم عدول سب صحابہ بھلائی کرنے والےاورانصاف پسند ہیں)
بصارت: بینائی / دیکھنا (اس شعر میں اعلاحضرت نے صحابۂ کرام کو ایک نظر دیکھنے والوں یعنی تابعین پر سلام بھیجاہے)
لعنت: اللہ کی رحمت سے دوری
اہلِ محبت: پیار والے (اس شعر میں اشارا ہے حدیث پاک کی طرف کہ: ''جس نے میرے صحابہ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے دشمنی کی وہ خدا کا دشمن ہے، بخاری شریف)
باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور: پاکیزہ شراب پلانے والے باقی حضرات (سلام میں جن کا ذکراب تک ہو چکاان کے علاوہ باقی تمام ائمۂ اہلِ بیت وصحابۂ کرام رضی اللہ عنہم)
زینِ اہلِ عبادت: عبادت گزاروں کی زینت
شہزادے: مراد حضور ﷺ کی جملہ اولاد وامجاد
اہلِ مکانت: اہلِ مرتبہ/ اہلِ کمال
بالا: بلند......شرافت: بزرگی......اعلا دُرود: اونچا دُرود
والا: بلند شان......سیادت: سرداری
شافعی: امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ
مالک: امام مالک رضی اللہ عنہ
احمد: امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ
امامِ حنیف: امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
امامت: پیشوائی/سرداری
کاملانِ طریقت: روحانیت کے شہ سوار
حاملانِ طریقت: شریعت پر عمل کرنے والے
غوث: مدد کرنے والا......غوثِ اعظم: مراد حضرت سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ
امام التقیٰ والنقیٰ: طہارت وتقوی والوں کے پیشوا
جلوۂ شانِ قدرت: قدرت کی شان کے مظہر

قطبِ ابدال و ارشاد و رُشدالرشاد	مُحیِ دین و ملّت پہ لاکھوں سلام
مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد دُرود	فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام
جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا	اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام
شاہِ برکات و برکات پیشیناں	نوبہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام
سید آلِ محمد امام الرشید	گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام
حضرتِ حمزہ شیرِ خدا و رسول	زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام
نام و کام وتن و جان و حال و مقال	سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام
نورِ جاں عطر مجموعہ آلِ رسول	میرے آقاے نعمت پہ لاکھوں سلام

قطب: باطنی طور پر جس ولی کے قبضہ واقتدار میں کسی شہر یا ملک کا انتظام من جانب اللہ سپرد ہو

ابدال: اولیاے کرام کے اس گروہ کو کہتے ہیں جس کے سپرد باطنی طور پر کسی مخصوص خطہ یا مقام کا انتظام ہوتا ہے ان کی تعداد چالیس ہوتی ہے اولیا کے دس طبقات میں سے یہ پانچواں طبقہ ہے

ارشاد: ہدایت کا بیان کرنے والا

رشدالرشاد: ہدایت کا راستہ دکھانے والا

مُحیی: زندہ کرنے والے......خیل: سربراہ

فرد: یکتا......اہلِ حقیقت: اہلِ یقین

منبر: جس پر بیٹھ کر خطیب وعظ کرتا ہے

کرامت: بزرگی/ بلندی......شاہِ برکات: مراد حضرت سید شاہ برکت اللہ عشقی وپیمی مارہروی قدس سرہٗ (ولادت ۲۶/ رجمادی الاخریٰ ۱۰۷۰ھ وصال شبِ عاشورہ محرم الحرام ۱۱۴۲ھ)

پیشیناں: پہلے بزرگ......نوبہارِ طریقت: طریقت کی نئی بہار

سید آلِ محمد: سید شاہ برکت اللہ عشقی وپیمی مارہروی قدس سرہٗ کے بڑے فرزند (ولادت ۱۸/ رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ وصال ۱۶/ رمضان المبارک ۱۱۶۴ھ)

امام الرشید: ہدایت کے پیشوا......رَوض: باغ

گلِ رَوضِ ریاضت: عبادت ومجاہدہ کے باغ کے پھول

حضرت حمزہ: سید شاہ آلِ محمد مارہروی قدس سرہٗ کے صاحب زادے حضرت سید شاہ حمزہ عینی مارہروی قدس سرہ صاحب کاشف الاستار شریف (ولادت ۱۴/ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ وصال ۴/ محرم الحرام ۱۱۹۸ھ)

شیرِ خدا ورسول: اللہ ورسول کے شیر

زینتِ قادریت: بزمِ قادریت کی خوب صورتی

کام: مقصد......تن: جسم......حال: حالت......مقال: بات

اچھے: سید آلِ احمد عرف اچھے میاں بن سید شاہ حمزہ عینی مارہروی (ولادت ۲۸/ رمضان المبارک وصال ۱۷/ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ)

نورِ جاں: جان ودل کی روشنی......عطرِ مجموعہ: خوش بوؤں کا مرکز

آلِ رسول: اعلاحضرت کے مرشدِ گرامی حضرت سید آلِ رسول احمدی مارہروی حضرت ستھرے میاں کے صاحب زادے جو کہ سید شاہ حمزہ عینی مارہروی کے منجھلے صاحب زادے اور عمِ مکرم سید آلِ محمد قدس سرہٗ کے مرید وخلیفہ ہیں (ولادت ۱۲۰۹ھ وصال ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ)

آقاے نعمت: انعام وبخشش کے سردار (امام احمد رضا نے اپنے مرشد گرامی کے لیے ’آقاے نعمت‘ کی ترکیب استعمال کرتے ہوئے انھیں لاکھوں سلام بھیجا ہے)

زیبِ سجّادہ سجّاد نوری نہاد
احمدِ نورِ طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تاابد اہلِ سنّت پہ لاکھوں سلام

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرے اُستاد ماں باپ بھائی بہن
اہلِ وُلد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں! رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

زیب: زینت......سجادہ: بزرگوں کی گدی

سجاد: بہت زیادہ سجدہ کرنے والا

نوری نہاد: نور بھری عادتوں والا (نوری سے مراد حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی، سید آلِ رسول احمدی کے پوتے سید شاہ ظہور حسن مارہروی کے صاحب زادے (ولادت ۱۲۵۵ھ وصال ۱۱ر رجب المرجب ۱۳۲۴ھ)

احمد: حضرت سید ابوالحسین نوری میاں کا نام ''احمدِ نوری''

احمدِ نورطینت: نورانی طبیعت والے احمدِ نوری

عذاب: سزا......عتاب: ناراضگی......تاابد: ہمیشہ ہمیش

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب: امام احمد رضا کہہ رہے ہیں یااللہ! بغیر سزا، ناراضگی اور حساب و کتاب کے اپنے نبی کے غلاموں یعنی جملہ اہلِ سنت و جماعت پر ہمیشہ ہمیش رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما

طفیل: وسیلہ/ برکت

ننگِ خلقت: مخلوق کے لیے باعثِ شرم

بندۂ ننگِ خلقت: اس ترکیب سے اعلاحضرت نے خود اپنی ذات مراد لی ہے اس میں آپ جیسی عظیم المرتبت شخصیت کی عاجزی اور انکساری کا پہلو نمایاں ہے، آپ کہتے ہیں کہ یااللہ! اِس سلام میں مَیں نے تیرے جن محبوب بندوں کا ذکر کیا ہے ان کے صدقہ و طفیل مجھے بھی اپنی رحمتوں سے حصہ عنایت فرما

وُلد: اولاد......عشیرت: خاندان/قبیلہ

دعویٰ: درخواست/ اعتماد/ بھروسہ/ یقین/ استحقاق

شاہ: مراد حضور رحمتِ عالم ﷺ (اعلاحضرت کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت پر اعتماد اور بھروسے کو مَیں صرف اپنی ذات تک ہی محدود کیوں رکھوں بل کہ مَیں یہ کیوں نہ کہوں کہ حضور ﷺ کی ساری امت پر اللہ تعالیٰ کی لاکھوں رحمتیں اور سلامتیاں نازل ہوں

کاش: خدا کرے ایسا ہی ہو

محشر: قیامت/ میدانِ محشر/ حساب کتاب کا دن

آمد: آنا......شوکت: دبدبہ/ شان و عظمت

قدسی: پاک باز/ فرماں بردار/ مراد فرشتے (یہ دونوں شعر قطعہ بند ہیں- اعلاحضرت کہہ رہے ہیں کہ میدانِ محشر میں جب کہ نفسی نفسی کا عالم ہو اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہو تو کاش! ایسے وقت میں اللہ کے مقرب اور پاک باز فرشتے مجھ سے کہیں کہ اے رضاؔ اپنے نبی ﷺ پر درود و سلام کا نذرانۂ عقیدت پیش کرو اور کہو کہ ع

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ☆☆

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی بہ یک نظر

نام: محمد حسین ولدیت: عبدالرشید برکاتی

قلمی نام: محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

ولادت: محرم الحرام 1400ء/ دسمبر 1979ء

تعلیمی لیاقت: ایم.اے، ڈی.ایڈ، پی.ایچ.ڈی، یو.جی.سی-نیٹ،

مشاغل: سیرت، قرآنیات، احادیث، شاعری، تنقید و تحقیق اور مذہبی ادب کا مطالعہ

ملازمت: ضلع پریشد اردو پرائمری اسکول، نیاے ڈونگری، تعلقہ ناندگاوں، ضلع ناشک (2002ء سے تاحال)

مطبوعات:

☆ چہل حدیث مع گلدستۂ احادیث

☆ اردو کی دل چسپ اور غیر معروف صنعتیں

☆ لمعاتِ بخشش (نعتیہ دیوان)

☆ تذکرۂ مجیب ☆ عملی قواعدِ اردو

☆ نثرِ رضا کے ادبی جواہر پارے

☆ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش طبعی

☆ جنگِ آزادی 1857ء کا فتواے جہاد اور علامہ فضل حق کا قائدانہ کردار

☆ تشطیراتِ بخشش (شعری مجموعہ)

☆ شادی کا اسلامی تصور

☆ اقلیم نعت کا معتبر سفیر- سید نظمی مارہروی

☆ پھنس گیا کنجوس (کہانیاں) ☆ عملی قواعدِ اردو (دوسرا ایڈیشن)

☆ گلشن اقوال ☆ رہنماے نظامت

☆ حضرت خواجہ معین الدین چشتی (مختصر سوانح)

☆ جگا ڈاکو اور جادوئی غار

☆ سلطان ٹیپو (مختصر سوانح)

☆ میلاد النبی ﷺ اور علماے عرب

☆ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا (مختصر سوانح)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (مختصر سوانح)
☆ گل دستے (بچوں کے لیے نظمیں)
☆ درود و سلامِ رضا مع فرہنگ
☆ نعت کی خوشبو گھر گھر پھیلے (مضامین کا مجموعہ)

اعزازات: ☆ بارہویں جماعت میں اردو مضمون میں ٹاپ،
(ایوارڈ من جانب مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی)
☆ بی.اے میں اردو مضمون میں ٹاپ،
(ایوارڈ من جانب مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی)
☆ ایم.اے میں اردو مضمون میں ٹاپ،
(ایوارڈ من جانب مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی)
☆ ایوارڈ منجانب کل ہند تنظیمِ اردو اساتذہ ناشک ڈیویژن
برائے ادبی و تدریسی خدمات
☆ حجۃ الاسلام ایوارڈ برائے پی.ایچ.ڈی،
من جانب تنظیم نوجوانانِ اہل سنت، اورنگ آباد
☆ فخرِ سنیت ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی،
من جانب رقیہ جحن ایجوکیشنل سوسائٹی، مالیگاؤں
☆ وقارِ قلم ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی،
من جانب، ترقی اردو ہند، شاخ مالیگاؤں
☆ فیضانِ رشید ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی،
من جانب نوجوانانِ بزمِ حق، نیا ے ڈونگری
☆ توصیفی سند، سپاس نامہ و اعزاز برائے پی ایچ ڈی،
من جانب جامعہ غوثیہ نجم العلوم ممبئی

رابطہ: سروے نمبر 39، پلاٹ نمبر 14، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں
(ضلع ناشک)، 423203

موبائل: 09420230235 / 09021761740

ای-میل: mushahidrazvi79@gmail.com